ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

جون 2014ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند ارشادات

جلسہ سالانہ اور عبادت

آداب نماز

☆ جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہیئے۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے تو وہ اس کو باہر لے جائیں۔

☆ اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں یا اگر باپوں کے پاس ہیں تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔

موبائل فون

نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو نماز سے بالکل توجہ بٹ جاتی ہے۔

دعا

سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی۔ دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 18 جولائی 2003ء مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 ستمبر 2003ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

جون 2014ء جلد نمبر 43 شمارہ 6

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ	5
☆	جلسوں کی اغراض از حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	6
☆	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے چند ایمان افروز واقعات از مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب	7
☆	جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	11
☆	جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور برکات از مکرم مولانا طاہر محمود صاحب	13
☆	جلسہ سالانہ کے دن قریب آ گئے ہیں	19
☆	میرا گھر میری جنت	20
☆	مالی قربانی کی اہمیت از مکرم مولانا صادق احمد صاحب	22
☆	رپورٹ جلسہ یوم مسیح موعودؑ از محمد اکرم یوسف	25
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	29
☆	تصاویر: بشیر ناصر، طلحہ خان اور اسد سعید	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَاقِیۡلَ لَکُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡایَفۡسَحِ اللّٰہُ لَکُمۡ ۚ وَاِذَا قِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُواالۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ٥

(سورۃ المجادلہ 12:58)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کردیا کرو ☆ تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

☆ تَفَسَّحَ لَه‘: وَسَّعَ یعنی ایک دوسرے کے لئے جگہ بنائی۔ (المنجد)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَرۡتُمۡ بِرِیَاضِ الۡجَنَّۃِ فَارۡتَعُوۡا قَالُوۡا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! وَمَارِیَاضُ الۡجَنَّۃِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الۡعِلۡمِ ۔

(حديقة الصالحين. حديث نمبر 132، صفحه 207)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ریاض الجنت سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجالس علمی۔ یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خداتعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔

1۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

’’اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

’’تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خداتعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340)

2۔ روحانی فوائد اور ثواب

’’سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

’’اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خداتعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 341)

’’اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

3۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خداتعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خداترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

4۔ صالحین کی صحبت سے فیض

’’... غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے ... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 4۔ صفحہ 351)

5۔ دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

’’اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340-341)

6۔ نئے احباب سے تعارف

’’ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن ، جلد 4 ، صفحہ 352)

7۔ رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

’’ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی ۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

8۔ وفات پاجانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

’’ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی ۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

9۔ بیعت کی ایک غرض اور جلسہ سالانہ

’’ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہوکر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہوجائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے ۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی ۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں ۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن ، جلد 4 ، صفحہ 351)

10۔ جلسہ سالانہ کی عظمت

’’ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

11۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

’’ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین ۔‘‘

(اشتہار 7 دسمبر 1882ء، مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 342)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

جماعت احمدیہ کا نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی اصل غرض اور جماعت کے حقیقی ماٹو قیام توحید کی پُر حکمت تعلیم

آنحضرت ﷺ کا وجود مبارک ہی ہے جن کے آنے سے دنیا میں حقیقی توحید قائم ہوئی

توحید کا مطلب ہے کہ ہر دینی و دنیوی کام میں نظر صرف ایک خدا کی طرف اُٹھے اور اللہ کے سوا ہر چیز کالعدم ہوجائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی وضاحت میں فرمایا کہ اس سے ہم دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کسی کے ساتھ بھی بغض اور کینہ نہیں رکھتے اور اسلام محبت و پیار، حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے اور ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار و محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت اور اشاعت دین کی کوشش اس وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سب ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے، یہ سب اس لئے کہ ہم نے اپنے آقا ﷺ کو راتوں کو دنیا کی ہمدردی اور محبت میں تڑپتے دیکھا ہے تا کہ دنیا میں توحید کا قیام ہوجائے اور تا کہ دنیا تباہی سے بچ جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے انسانی ہمدردی کے کام، محبت کا پرچار اور اظہار اور عمل اور نفرت سے دُوری اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہے، اس کی توحید کے قیام کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں کسی شخص سے نفرت نہیں بلکہ شیطانی عمل سے نفرت ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ شیطانی عمل کرنے والوں سے بھی ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کا تقاضا ہے کہ انہیں اس گند سے ہم باہر لائیں تا کہ انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کی نظر میں پسندیدہ بننے کے لئے نہیں بلکہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے نعرے لگائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں ہم وہ خوش قسمت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ہمدردی خلق اور محبت کے اُصول اپنانے کے لئے چنا ہے اور آپ نے ہمیں وہ اُصول سکھائے اور تعلیم دی۔ پس ہمیشہ یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے خدمت انسانیت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور نے اس حوالے سے ہیومینیٹی فرسٹ کے کارکنوں اور انتظامیہ کو بھی نصائح فرمائیں۔ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ ہمارا ماٹو تو تمام قرآن کریم ہی ہے لیکن اگر کسی مخصوص ماٹو کی ضرورت ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے مقرر کر دیا اور وہ کلمہ توحید ہے جو تمام قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور توحید ایسی چیز ہے جو بغیر آنحضرت ﷺ کی مدد کے ظاہر نہیں ہوسکتی۔ گویا آپ ﷺ ہی وہ عینک ہیں جس سے معبود حقیقی نظر آسکتا ہے۔ تو جب آپ ﷺ کی مدد لی جائے تو الحمد سے لے کر الناس تک ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ کا مضمون نظر آئے گا۔ پس آنحضرت ﷺ کا وجود مبارک ہی ہے جن کے آنے سے دنیا میں توحید حقیقی قائم ہوئی۔ فرمایا صرف منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہنا مقصد نہیں ہے بلکہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے خدا کی عظمت و جبروت، اس کا خوف اور اس کی تمام صفات سامنے آجاتی ہیں۔ پس لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت آنحضرت ﷺ کے ذریعے ہی واضح ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں اس توحید کا حقیقی ادراک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہوا ہے، اور یہ سب آنحضرت ﷺ میں محو ہونے کی وجہ سے آپ کو ملا ہے۔ فرمایا کہ قرآن کریم کے تمام احکام اپنی اپنی جگہ پر بہت عمدہ اور مفید ہیں لیکن لا الٰہ الا اللہ سب پر حاوی ہے۔ یہ اصل ماٹو ہے جس کو ہمیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام میں خواہ دینی ہے یا دنیاوی انسان کی نظر صرف ایک خدا کی طرف اُٹھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے لئے ہر چیز کالعدم ہوجائے۔ پس حقیقی ماٹو کلمہ طیبہ ہے جس میں تمام نیکیاں جمع ہوجاتی ہیں جس کا کامل نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ پس جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اور جس نے خدا کو سمجھ لیا اس نے سب کچھ ہی سمجھ لیا کیونکہ شرک ہی تمام بدیوں، غفلتوں اور گناہوں کی جڑ ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت بھی اسی مقصد کے حصول کے لئے کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ''اے ابنائے فارس توحید کو مضبوطی سے پکڑو'' اور یہ حکم تمام افراد جماعت کے لئے ہے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم صدیق اکبر رحمٰن صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف یوکے کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا۔ اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 13 مئی 2014ء)

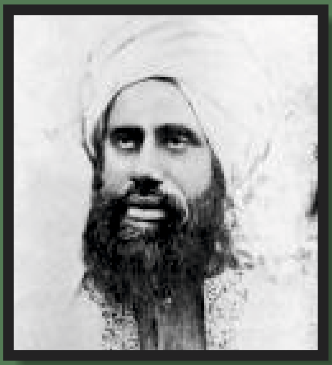

جلسوں کی اغراض

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتبہ: محمد آصف منہاس

اکتوبر 1904ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سیالکوٹ کا تاریخی سفر اختیار فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے یہاں اسلام کی حقانیت پر ایک عظیم الشان لیکچر تحریر فرمایا جو 2 نومبر 1904ء کو ایک جلسہ منعقدہ سرائے مہاراجہ والیٔ جموں و کشمیر، واقع سیالکوٹ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھ کر سنایا۔

اس معرکہ آراء لیکچر کا نام ''اسلام'' ہے اور جماعت میں ''لیکچر سیالکوٹ'' کے نام سے معروف ہے۔

اس لیکچر سے پہلے اس جلسہ کے صدر حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اقدس علیہ السلام کی موجودگی میں جلسوں کی اہمیت اور تقاریر کو غور سے سننے کے بارہ میں حاضرین کو توجہ دلائی۔

(مرتب)

دنیا میں بہت سے جلسے ہوا کرتے ہیں ان کے اغراض اور مصالح مختلف ہوتے ہیں۔ بعض جلسے اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں ملکی اور سیاسی امور پر بحث ہوتی ہے، بعض جلسے اس غرض سے ہوتے ہیں کہ ان میں کسی خاص قوم کی اصلاح کے لئے غور کیا جاتا ہے اور بعض اصلاحِ اخلاق کے لئے ہوتے ہیں لیکن آج حسن اتفاق سے اور خوش قسمتی سے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ایک موقع دیا ہے کہ ایک لیکچر سنیں اور پھر اس کے مضامین پر غور کریں۔

بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو ایک بات سنتے تو ہیں لیکن چونکہ اس پر غور نہیں کرتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے، اس لئے ان کا سننا اور نہ سننا برابر ہو جاتا ہے اور جب انہیں پتا لگتا ہے کہ ہم اس کے فوائد سے محروم ہو گئے ہیں تو اس وقت انہیں دستِ افسوس ملنا پڑتا ہے۔ اس مضمون کو قرآن شریف کی ایک آیت میں نہایت ہی لطیف طور پر بیان کیا ہے کیونکہ انسان ایک وقت اپنی غفلت پر پچھتاتا ہے مگر اس وقت اس سے کچھ بھی بن نہیں پڑتا۔ چنانچہ فرمایا ہے:

لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

(سورۃ الملک 11:67)

کاش ہم ان باتوں کو سنتے اور پھر عقل سے کام لے کر ان پر غور کرتے تو آج ہم دکھوں میں نہ ہوتے۔

یہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے وہ باتیں نہ سنیں اور ان پر غور نہ کیا جیسی آج اس لیکچر کے ذریعہ آپ لوگوں کو سنائی جانی مقصود ہیں۔

عقل انسان کے اندر ایک قوت اور طاقت ہے جس کا صحیح استعمال انسان کو بری کارروائیوں سے بچا لیتا ہے اور جلد بازی اور شتاب کاری سے روک کر غور کرنے اور سوچنے کی عادت پیدا کرتا ہے۔

عقل کے معنے روکنے اور باندھنے کے ہیں۔ چونکہ یہ انسان کو جذبات نفسانی کے روکنے کے لئے کام دیتی ہے اس لئے عقل مند وہی ہوتے ہیں جو اپنے جذبات پر حکومت کرتے ہیں اور نہایت اطمینان اور سکینت کے ساتھ ایک بات کو سنتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔

اس وقت سننے والے عقل مند ہیں یا کم از کم کافی تعداد عقل مندوں کی ہے اور وہ فائدہ کے لئے سننا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں یقین کرتا اور خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو وہ سننے کا موقع دے جو سننے کا حق ہے یعنی آپ توجہ سے سنیں اور ان پر بہت غور کریں اور ان کو مفید پا کر عمل کریں کیونکہ یہ معمولی آدمی کا کلام نہیں بلکہ ایسے شخص کا کلام ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔ پس اس لحاظ سے اور بھی ضروری ہے کہ آپ بہت توجہ سے سنیں اور عمل کریں۔ قرآن شریف میں فرمایا ہے:

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ

(سورۃ الزمر 19:39)

یعنی اچھی باتوں کو سنتے ہیں اور پھر ان کے متبع ہو جاتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اتنا کہنا کافی ہے۔ اب مولوی عبدالکریم صاحب وہ لیکچر جو حضرت صاحب نے لکھا ہے، آپ کو پڑھ کر سنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور آپ لوگوں کو سننے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(خطابات نور: مجموعہ تقاریر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ۔ ربوہ نظارت اشاعت۔ صفحہ 240-241)

جلسہ سالانہ اور مہمان نوازی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے چند ایمان افروز واقعات

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب ایم اے

اکرام ضیف اخلاق فاضلہ میں سے ہے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر فرماتے ہیں:

اکرام ضیف اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور سوسائٹی اور تمدن کے لئے بمنزلہ روح کے ہے لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمال اخلاق کا بہت بڑا حصہ ہے۔ کامل طور پر یہ خلق ان میں پایا جاتا ہے اور پھر اکمل واتم صورت میں صاحب خلق عظیم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ حضور کا بروز اور مظہر ہیں اس لئے آپ میں اکرام ضیف کی شان پوری تجلی کے ساتھ نمایاں ہے اور سچ پوچھو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت یہ ایمان کا ثمرہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرۃ پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ میں تو کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی زندگی دنیا کے سامنے پیش کرو۔ وہ ہزار دلائل سے بڑھ کر مؤثر ہوگی۔ اس قسم کا ایثار نفس دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کیا معمولی آدمیوں کا خاصہ ہوسکتا ہے؟

مہمان نوازی خدام اور خواص کے لئے یکساں تھی

اس کے بعد میں بتانا چاہتا ہوں کہ ممکن ہے کوئی معترض یہ کہے کہ شاید خاص آدمیوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک روا رکھا جاتا ہو اوّل تو یہ کوئی اعتراض ہی نہیں۔ ہر شخص خواص کے مرتبہ اور مقام کا لحاظ رکھتا ہے اور یہ مسنون امر بھی ہے مگر حضرت صاحب اس قسم کا سلوک اور اہتمام بعض خاص حالتوں کے لحاظ سے فرمایا کرتے تھے مثلاً ایک طالب علم ہے وہ دماغی محنت کرتا ہے۔ اس کے لئے دماغی تقویت کے لئے دودھ درکار ہے۔ اس لئے دودھ کا انتظام کر دیا۔ پھلوں وغیرہ کے متعلق حضور کا عام طریق یہ تھا کہ پھلوں کو قریباً سب دوستوں میں تقسیم کر دیتے۔ خواہ کتنا ہی تھوڑا آئے اور کبھی شہتوت بیدانہ وغیرہ تو دوستوں کے ساتھ مل کر باغ میں کھایا کرتے تھے۔

کھانے میں آپ کبھی کوئی خاص امتیاز نہیں کیا کرتے تھے۔

جب باہر مہمانوں کے ساتھ مل کر کھاتے تو ایک ہی قسم کا کھانا سب کے آگے ہوتا تھا اور آپ بھی خاص امتیاز کو ناپسند فرماتے۔ ہاں اگر اپنے ملک کے رواج کے موافق کوئی خاص کھانا ان کی عام غذا ہو تو اس کے لئے وہی تیار ہوتا تھا۔ مثلاً جب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ اور مکرمی سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب رضی اللہ عنہ بمبئی سے آتے تو ان کے لئے چاول پکا کرتے تھے خواہ خشکہ کی صورت میں خواہ پلاؤ کی صورت میں۔ اس لئے کہ وہ لوگ اسی کے کھانے کے عادی تھے یا حیدر آباد سے کوئی آتا اس کے لئے چاول اور کھٹا سالن تیار ہوتا تھا۔

(الحکم۔21 فروری 1934ء صفحہ 4)

آپؑ کی خوراک

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب دسترخوان پر بیٹھتے تو آپ ایک روٹی کے دو ٹکڑے کرتے۔ پھر ایک ٹکڑے کے دو ٹکڑے کرتے اور اس طرح پر ایک ٹکڑا لے کر اس میں سے بہت چھوٹا سا ٹکڑا لے کر اسے شوربے سے ذرا مس کر کے کھاتے تھے۔

میں ذرا اسے مکمل کرنے کے لئے یوں کہنا چاہتا ہوں کہ جب باہر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ تو آپ کا معمول یہ ہوتا تھا کہ دسترخوان بچھ جانے اور کھانا چنے جانے کے بعد آپ پوچھا کرتے کہ کیوں جی شروع کریں؟ اس سے یہ مقصد ہوتا تھا کہ کوئی مہمان رہ تو نہیں گیا یا سب کے سامنے کھانا رکھا گیا ہے۔ پھر جواب ملنے پر آپ شروع فرماتے تھے۔

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھانے کی مقدار بہت کم ہوتی تھی اور آپ تمام مہمانوں کے بعد تک کھاتے رہتے تھے۔ یعنی سب سے آخر میں جو شخص کھانا ختم کرتا وہ آپ کی ذات ہوتی اور یہ اس لئے کہ کوئی مہمان صرف یہ سمجھ کر کھانے سے دستکش نہ ہو جاوے کہ سب کھا چکے ہیں اور اس طرح پر بھوکا نہ رہے۔ آپ کے کھانے کی مقدار بہت کم تھی اور آپ سالن یا ترکاری بہت ہی کم کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ کے سالن کا پیالہ قریباً ویسا ہی ہوتا تھا اور روٹی کے ٹکڑے بھی سب سے زیادہ آپ کے سامنے سے اٹھتے تھے۔ جس کو لوگ تبرک یقین کر کے اٹھا لیا کرتے تھے۔ اور باہم تقسیم کرتے تھے۔

کھانا کھانے کا مقصود

آپ کا معمول تھا کہ آپ اپنی ترکاری یا سالن میں سے کچھ بوٹیاں یا اور کوئی چیز روٹی پر رکھ کر بعض قریب بیٹھنے والے دوستوں کو اور بعض اوقات ان دوستوں کو بھی دے دیتے جو قریب نہیں ہوتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ کھانا کھاتے ہوئے آپ باتیں بھی کرتے رہتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی دیکھا گیا ہے آپ صرف روٹی کا ٹکڑا منہ میں ڈال لیا کرتے تھے اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھو دیا کرتے تھے۔ تاکہ لقمہ نمکین ہو جائے غرض آپ کو زیادہ سالن یا ترکاری کھانے کی عادت نہ تھی۔ آپ صرف اس لئے کھاتے تھے کہ قوت حاصل ہو اور آپ خدمت دین کا کام کر سکیں۔ لذت نفس آپ کے مقاصد میں داخل نہ تھی۔ اس لئے بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔ آپ کا عمل سعدی کے اس مقولہ کی تشریح تھی۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

اور آپ نے سعدی کے اس شعر کو بعض تقریروں میں بیان بھی کیا۔ کم کھانے پر آپ اس حد تک قابو یافتہ تھے کہ ایک بار فرمایا اور آپ کی تحریروں میں بھی موجود ہے کہ آپ وحی الٰہی کی ہدایت سے متواتر روزے رکھ رہے تھے تو اس قدر کم کھایا کرتے تھے کہ آپ کو

اپنے نفس پر اس قدر قابو حاصل ہو گیا کہ آپ نے فرمایا کہ ایک پہلوان کو میرے ساتھ ایک کمرے میں بند کر دیا جاوے تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے کی حاجت ہو وہ مر جائے گا۔ آپ کو بھوک اور پیاس پر حکومت اور قدرت حاصل ہو چکی تھی۔

چونکہ آپ کا مقصد کھانے سے صرف قوت حاصل کرنا تھا نہ کہ لذت اور ذائقہ اس لئے آپ عموماً وہ چیزیں کھاتے تھے۔ جو آپ کی طبیعت کے موافق ہوتی تھیں اور جن سے دماغی قوت قائم رہے تاکہ کام میں ہرج نہ ہو۔

مہمانوں کے لئے عمدہ کھانے کا انتظام

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں:

بیان کیا ہم سے حافظ روشن علی صاحبؓ نے کہا کہ ان سے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ جب کوئی جلسہ وغیرہ کا موقعہ تھا اور ہم لوگ حضرت صاحبؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مہمانوں کے لئے باہر پلاؤ زردہ وغیرہ پک رہا تھا کہ حضرت صاحب کے واسطے اندر سے کھانا آگیا۔ ہم سمجھتے تھے کہ یہ بہت عمدہ کھانا ہوگا لیکن دیکھا تو تھوڑا سا خشکہ تھا اور کچھ دال تھی اور صرف ایک آدمی کی مقدار کا کھانا تھا۔ حضرت صاحب نے ہم لوگوں سے فرمایا آپ بھی کھانا کھالیں۔ چنانچہ ہم بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ حافظ صاحبؓ کہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحبؓ بیان کیا کرتے تھے کہ اس کھانے سے ہم سب سیر ہو گئے حالانکہ ہم بہت سے آدمی تھے۔

(سیرت المہدی، جلد اوّل، صفحہ 135)

مہمانوں کو بٹالہ سٹیشن پر کھانا پہنچانا

حضرت منشی چراغ الدین صاحبؓ آف بٹالہ تحریر فرماتے ہیں:

... ہم نے چونکہ جانا تھا۔ لنگر کے انتظام کے مطابق کھانا کھالیا۔ مگر چونکہ حضرت اقدسؑ کو کپورتھلہ کی جماعت سے خاص انس تھا۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے اس جماعت کے لئے اس دن پلاؤ تیار کروایا تھا۔ جب وہ تیار ہوا تو حضورؑ نے کسی سے فرمایا کہ جماعت کپورتھلہ کو کھلا دو اس شخص نے عرض کیا۔ حضور وہ تو چلے گئے ہیں۔ فرمایا: یکہ پر کھانا بٹالہ لے جاؤ۔ جب وہ سٹیشن پر پہنچیں۔ تو کھانا پیش کر دو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کا آدمی یکہ پر کھانا لے کر ہمارے پاس سے گزر گیا۔ مگر ہمیں علم نہ ہوا۔ جب ہم سٹیشن پر پہنچے۔ تو حضور علیہ السلام کی طرف سے کھانا پہلے سے موجود تھا۔ حضور کے آدمی نے کہا کہ کھانا کھالیں۔ ہم حیران ہوئے کہ یہ کھانا کہاں سے آیا۔ اس پر اس نے سارا واقعہ سنایا۔

میاں نجم الدین صاحبؓ مرحوم مہتمم لنگر خانہ آگئے۔ ان کو دیکھ کر حضورؑ نے فرمایا: کہ مفتی صاحبؓ کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے عرض کیا۔ حضور میں تو ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ مگر مفتی فضل الرحمن صاحبؓ کپورتھلہ والوں کو اپنے گھر لے جاتے ہیں اور وہیں کھانا کھلاتے ہیں۔ ازاں بعد ہم مسجد سے نیچے اترے اور حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح الاولؓ) کو ملنے گئے۔ حکیم صاحب جو ہمارے ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جگت استاد ہیں۔ خالی ہاتھ نہیں جانا چاہئے۔ خیر اس نے بازار سے ایک روپیہ کی مٹھائی لی۔ جب حضرت مولوی صاحبؓ کے مطب میں گئے۔ آپ سے مصافحہ کیا۔ حکیم صاحبؓ نے مٹھائی پیش کی۔ آپ نے مولوی قطب الدین صاحبؓ کو فرمایا۔ یہ مٹھائی سب دوستوں میں تقسیم کر دیں۔

مہمان کے لئے رات کوئی چارپائی تیار کروانا

حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ لدھیانہ تحریر فرماتے ہیں:

غرض شام ہوگئی اور نماز مغرب ہم سب نے پڑھی اور ہم سب کے لئے بسترے اور چارپائیوں کا انتظام ہو گیا مگر میرے لئے کوئی چارپائی نہ رہی۔ نماز کے بعد جب حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھا کہ میرے واسطے چارپائی نہیں تو مجھے فرمایا کہ آپ کے واسطے چارپائی نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نہیں اور ویسے کوئی ضرورت بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں تمہارے لئے چارپائی لاتا ہوں۔ حضور خود مسجد مبارک کے نیچے تشریف لے گئے۔ جب بہت دیر ہو گئی تو میں یہ سمجھ کر کہ یہ مکان مردانہ معلوم ہوتا ہے۔ میں خود جھانک کر دیکھوں۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ مکان کے اندر ایک شخص چارپائی بن رہا ہے اور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں چراغ پکڑا ہوا ہے اور آپ پاؤں کے بل بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہ دیکھتے ہی کود کر حاضر خدمت ہوا اور چراغ حضور کے دست مبارک سے لے لیا اور عرض کیا کہ حضور میں خود بنواؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں اب ایک دو پھیرے رہتے ہیں بن گئی ہے۔ چنانچہ وہ چارپائی حضور نے مجھے دی اور ہم سب نے آرام سے رات گذاری۔ اس بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور ایمان میں ترقی کا موجب بنا۔

آپؑ سادگی پسند تھے

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی روایت ہے:

میں بچپن میں ہی سلسلہ میں داخل ہوا تھا۔ میں سیکنڈ ایئر کلاس لاہور میں پڑھتا تھا۔ تو وہاں سے حضرت مفتی صاحبؓ اور مرزا ایوب بیگ صاحبؓ عید کے موقعہ پر قادیان تشریف لائے تو میں بھی ان کے ساتھ قادیان چلا آیا۔ ہم دس بجے رات کے بٹالہ پہنچے اور رات ہی رات چل کر قادیان آگئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مطب کی ایک کوٹھری میں ہم نے قیام کیا اور زمین پر ہی سو رہے اگلے دن عید اور جمعہ دونوں کا اجتماع تھا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں سالن ہوتا تھا اور آپ آبخوروں میں پانی پیتے تھے۔

حضور کا دستور تھا کہ جب تک لوگ کھاتے رہتے۔ آپ بھی آہستہ آہستہ کھانا تناول فرمانے میں مصروف رہتے۔ مگر نہایت کم کھاتے تھے۔ اس دن عید کے روز راجہ شیر محمد صاحب جو میرے دوست اور کلاس فیلو میرے ساتھ تھے، ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ مجھے آپ کے آنے کا علم نہ تھا۔ شیر محمد صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ بتاؤ مسیح موعود کون سے ہیں؟ حضور اس قدر سادگی پسند تھے میں حضور کی اس سادگی کی وجہ سے حضور کو پہچان نہ سکا۔ تب راجہ شیر محمد صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ اس عید پر یہاں موجود نہ تھے۔ اس لئے یہ عید مولوی محمد احسن امروہیؓ نے پڑھائی۔

(الحکم، جلد38، نمبر18-19، صفحہ3)

بشیر اوّل کا عقیقہ

حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانیؓ روایت فرماتے ہیں:

بشیر اول کا جب عقیقہ ہوا۔ تو حضور نے بہت سے دوستوں کو بلایا۔ ہم کو بھی جب علم ہوا تو ہم بھی آگئے۔ چونکہ ہمارے یہاں رشتہ دار تھے اس لئے ہم نے ان کے ہاں کھانا کھایا اور دعوت میں شریک نہ ہوئے۔ کیونکہ یہ ہی ہمارا دستور تھا۔

ہمارے رشتہ داروں کے ہمسایوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ آتے تو مرزا صاحب کے پاس ہیں لیکن کھانا ان کے (رشتہ داروں) کے گھر کھاتے ہیں۔ یہ بات ہمارے کانوں تک بھی پہنچ گئی۔ مگر ہم خاموش رہے۔

دوسری دفعہ جب ہم قادیان آئے غالباً دوسرے ہی دن آگئے تھے اور حضرت اقدس سے ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا دیکھو تم ہمارے مہمان ہو۔ ہمارے گھر کے سوا کہیں کھانا نہ کھایا کرو۔

اس دن سے ہم نے اپنے رشتہ داروں کے ہاں کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ (الحکم۔21 رجنوری 1936ء، صفحہ3)

کسی مہمان کو پرہیزی کھانے کی ضرورت ہو تو پہلے اطلاع دے دیا کرے

میں نے بارہا حضور کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ آپ کی عادت تھی کہ جو شخص آپ کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ آپ اپنی چیزیں اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیتے اور مہمانوں کو کہا کرتے تھے، اگر کسی کو پرہیزی کھانے کی ضرورت ہو تو وہ پہلے اطلاع دے دیا کرے۔ حضور آہستہ آہستہ کھانا کھاتے اور یہ اس لئے کہ تا مہمان جلد کھانا ختم نہ کر دیں۔ آپ کی غذا ایک چپاتی کا کچھ حصہ تھا۔

(الحکم۔28/اگست 1935ء، صفحہ 4)

مہمانوں کے ساتھ شفیق باپ کی طرح سلوک

حضور کی عادت تھی کہ حضور روزانہ سیر کو تشریف لے جاتے اور سیر کے لئے کبھی کسی طرف اور کبھی کسی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ خدام کی ایک جماعت ہمرکاب ہوتی تھی۔

ایک دفعہ جب کہ شہتوت اور بیدانہ کا موسم تھا۔ حضور باغ میں تشریف لے گئے۔ خدام بھی ہمراہ تھے۔ جب حضور بیدانہ (سفید توت تخمی) کے درختوں کے نیچے پہنچے تو حضور کو ایک شخص نے جو غالباً باغ کا مالی ہوگا بڑھ کر سلام کیا اور ایک کپڑا بچھا دیا۔ حضور نہایت سادگی سے اپنی جماعت کو لے کر بیٹھ گئے۔ حضور حسب معمول باتیں کرتے رہے تھوڑی دیر میں باغ کے خادم دو ٹوکریوں میں بیدانہ ڈال کر لے آئے۔ بیدانہ بہت عمدہ اور سفید تھا۔ حضور نے اپنے خدام کو بیدانہ کھانے کا حکم دیا۔ جو سب کھانے لگے۔ میں حضور کے قریب ہی تھا میں نے ادب کی وجہ سے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضور نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ میاں تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں، ندامت سے اور تو کچھ نہ کہہ سکا جلدی سے میرے منہ سے نکل گیا کہ حضور یہ گرم ہیں میرے موافق نہیں۔ حضور نے فرمایا: نہیں نہیں میاں یہ تو قبض کشا ہوتے ہیں۔ حضور کے اس فرمانے سے مجھے جرأت ہوئی اور میں بھی حضور کے ساتھ کھانے لگا۔ میں حضور کی اس شفقت کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔

(الحکم۔21/جنوری 1935ء، صفحہ 3۔4)

مہمان کے لئے رات کو دودھ لے کر آنا

دوسرا واقعہ سیٹھی صاحب مرحومؓ نے یہ سنایا کہ پھر کسی دوسرے موقع پر جب میں قادیان آیا۔ تو میرے ساتھ میرے بیوی بچے بھی تھے۔ مجھے مفتی فضل الرحمان صاحب کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ اس وقت کے لحاظ سے یہ مکان بھی آبادی سے باہر سمجھا جاتا تھا۔ جب رات کا بہت سا حصہ گذر گیا۔ تو دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ میں ڈر گیا کہ شاید کوئی چور اُچکا آ گیا ہے میں ڈرتے ڈرتے دروازے پر آیا اور دیکھا کہ حضرت ایک ہاتھ میں لالٹین اور دوسرے ہاتھ میں ایک لوٹا اور ایک گلاس لے کر کھڑے ہیں اور فرمایا کہ میں نے خیال کیا کہ ہمارے ایک بھائی سفر سے آئے ہیں۔ ان کو جا کر دودھ پلا آؤں۔ چنانچہ حضور دودھ کا لوٹا اور گلاس دے کر واپس تشریف لے گئے۔

(الحکم۔21/جنوری 1935ء، صفحہ 3۔4)

مہمانوں کو رات کے وقت جگا کر کھانا کھلانا

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ جلسہ سالانہ 1907ء کے موقع کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

28/دسمبر 1907ء کا واقعہ ہے کہ صبح کے آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے سننے میں لگ گیا۔ اسی روز مسیح پاک کی تقریر بھی سنی اور خوب سیری حاصل ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء (جمع کردہ) ادا کی اور مسجد مبارک میں حسب الارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے بیٹھ گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھالوں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریوں کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کمزور تھا۔ بھوکا تھا کہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ دن میں اور کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تھا۔ بیس سالہ جوان تھا۔ شاید ایک آدھ کے سوا باقی تمام احباب سنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد سے چلے گئے تھے۔ اس حال کے پیش نظر نفس تقاضا کرتا تھا کہ اٹھ کر چلا جا کہ غالباً اراکین صدر انجمن احمدیہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لنگر میں کھانا کھا رہے ہیں تو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن غریب دل ڈرا کہ مبادا غیر حاضر ہو جاؤں۔ بیٹھا رہا، بیٹھا رہا، پورے دو گھنٹے انتظار میں گزر گئے۔ بھوک نے بہت ستایا۔ قریباً پونے نو بجے معزز اراکین صدر انجمن اور چند احباب جماعت ہائے بیرون تشریف لے آئے۔ اجلاس شروع ہو کر پونے بارہ بجے رات ختم ہوا۔ خواہش خوراک از خود ختم ہوگئی کہ بھوک کی طاقت ہی باقی نہ رہی تھی۔ مسجد سے نیچے اترا اور طَوْعًا وَکَرْھًا لنگر کا رخ کیا جسے بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر جو بیت المال کے کمروں میں تھی واپس آ کر سونے کو تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی کہ جس مہمان بھائی نے کھانا نہیں کھایا وہ لنگر خانہ میں جا کر کھانا کھالے۔ چنانچہ بندہ گیا اور جو کچھ ملا شکر کر کے کھا کر چلا آیا۔

اگلی صبح کے نو دس بجے میں دیکھتا ہوں کہ پیارا مسیح پاک چھوٹی مسجد کے دروازہ میں گلی رخ کھڑا ہوا ہے اور کئی ایک عشاق سامنے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو بلائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سامنے حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے آج رات کے کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا کہ بعض مہمان بھوکے رہ گئے۔ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی اور مجھے بشدت الہام کیا گیا۔

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔

یہ الہام رات کے دس بجے کے قریب ہوا تھا۔ جس پر حضور والا نے باہر منتظمین کو کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔ اسی واسطے منتظمین میں سے کسی نے میرے دروازہ پر دستک دی تھی۔ (اصحاب احمد، جلد 8 صفحہ 91-92)

مہمانوں کی ہر جائز ضرورت پوری کرنے کا خیال

حضرت میر قاسم علی صاحبؓ ایڈیٹر فاروق کا بیان ہے کہ:

1903ء جب حضرت اقدس دہلی تشریف لے گئے حضور نے مجھے فرمایا کہ میر صاحب آپ نے کھانے کا کیا انتظام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور یہاں کھانے کا انتظام فوراً ہو جاتا ہے۔ حضور نے ایک مٹھی روپوں کی نکال کر دے دی۔ میں نے مہمانوں کے لئے الگ کھانا تیار کرایا اور حضرت اقدس کے لئے الگ آپ نے اس میں سے صرف آدھی روٹی کھائی اور باقی کھانا واپس کر دیا۔ جب نماز کے لئے حضور مکان سے نیچے تشریف لائے تو فرمایا: میر صاحب کیا مہمانوں کے لئے بھی وہی کھانا پکایا تھا جو مجھے بھیجا تھا؟ میں نے فخریہ کہا نہیں حضور! میں نے حضور کے لئے الگ کھانا پکایا تھا۔ آپ نے فرمایا:

1۔ میر صاحب! مجھے روٹی سب مہمانوں کے کھلانے کے بعد بھیجا کریں۔

2۔ جو سالن پکے اس کا بقیہ مجھے بھیجا کریں۔

3۔ میرے لئے خاص کھانا نہ پکوائیں۔

4۔ مہمانوں کی ہر ضرورت کو پورا کرنا آپ کا فرض ہے۔

کھانے کے وقت حسب ارشاد بچا ہوا سالن یعنی تلچھٹ حضور کی خدمت میں بھیجا گیا۔ آپ نے فرمایا: کیا آم کا اچار ہوگا؟ میں نے گھر میں تیل میں آم کا اچار ڈلوا رکھا تھا۔ وہ پیش کیا۔ حضور نے آم کے اچار کے ساتھ اور تھوڑے سے سالن سے لقمہ لگا کر صرف آدھی روٹی کھائی۔ حضور دہلی میں تیرہ روز رہے ہر روز کھانے کے وقت حضور کو میں دو روٹیاں، تھوڑا سا بچا ہوا سالن اور آم کا اچار پیش کرتا۔ حضور اچار کی پھانک کو روٹی پر رکھ لیتے اور اس کے ساتھ لقمہ لگا کر اور کچھ تھوڑا سا سالن لگا کر صرف آدھی روٹی کھاتے۔ بقیہ آدھی روٹی جس میں آم کا اچار لگا ہوا ہوتا وہ واپس کر دیتے۔ وہ میں

اور بیوی کھالیتے دوسری روٹی مہمانوں کو تقسیم کر دیتا۔

(الحکم۔14 رفروری 1934ء،صفحہ 3)

بچے ہوئے ٹکڑوں پر گزارا کرنا

حضرت شیخ عرفانی صاحبؓ مؤرخ سلسلہ کی ایک روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت اقدس امرتسر میں تھے۔ سب مہمانوں کو کھانا کھلا دیا گیا۔ حضرت اقدس کے لئے کھانا رکھنا یاد نہ رہا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو حضور نے کھانے کے متعلق دریافت فرمایا۔ دیکھا تو کھانا کچھ باقی نہ تھا۔ فرمایا وہ دسترخوان لے آؤ جس پر مہمانوں نے کھانا کھایا ہے۔ وہ لایا گیا۔ اس میں جو بچے ہوئے ٹکڑے تھے ان میں سے چند ٹکڑے کھالئے۔

حضرت اقدس نے اپنے ایک عربی قصیدہ میں ابتدائی ایام میں گھر والوں کی طرف سے مہیا کردہ خوراک کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

لفاظات الموائد کان أکلی

فصرت الیوم مطعام الاھالی

ترجمہ: ایک وقت تھا کہ دسترخوان کے ٹکڑے میں کھاتا تھا۔

اب یہ حالت ہے کہ کئی قبیلے مجھ سے پرورش پا رہے ہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ آج دنیا بھر میں مسیح کے لنگر کا فیض عام ہے۔ اور اپنی جملہ برکتوں، فضلوں، رحمتوں اور انعاموں سے بھرا پڑا ہے اور تاریخ اس کی گواہ ہے۔

کلام الامام امام الکلام

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرہ عالم بنا دیا!

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

(درثمین)

جلسہ کے ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ ... جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ... مَیں دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ دعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ جلسہ کے ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں۔... چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ درود شریف کا التزام کریں اور کثرت سے استغفار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ جلسہ کی تمام علمی اور روحانی برکتوں روحانی برکتوں سے فیضیاب فرمائے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 ستمبر 2003ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 20 تا 22 جون 2014ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔

چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اس جلسہ سالانہ میں نماز تہجد اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامران فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا ایک نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

شاہد منصور

افسر جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کینیڈا 2014ء کی آمد آمد ہے اور کینیڈا کے طول وعرض میں پھیلے تمام احمدی مرد وزن اور بچے اس کا شدت و شوق سے انتظار کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کا یہ نظام بہت سادگی اور پورے وقار کے ساتھ قادیان میں قائم ہوا تھا جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے پناہ عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو قائم کرنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت وشوق سے انتظار کرتے ہیں، پورے جوش وخروش سے ان میں شرکت کرتے ہیں، ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ الحمدللہ!

میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مناسبت سے ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو ان پر عائد ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

☆ سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اولین مقصد کو نہ بھولیں۔ یہ جلسہ سالانہ جسے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غرض سے قائم فرمایا کہ:

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

پھر فرمایا:

”ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 340)

اس لئے احباب جماعت ان اغراض و مقاصد کو نہ بھولیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔ جلسہ سالانہ کے مقررین کے خطابات اس جلسہ کا ایک اہم حصہ ہوتی ہیں۔ ان کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی مرد وزن کا فرض ہے۔ مقررین حضرات کی تقاریر جو توحید باری تعالیٰ، سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور بعض دوسرے موضوعات پر ہوں گی، ان کو پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ سنیں اور اسلام/احمدیت کی حقیقی تعلیمات جو ان میں بیان کی جائیں گی، ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالےٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

اس پاک تبدیلی کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں وردِ زبان رکھیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے وقت کو ضائع کرنا یا عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب لوگ جلسہ کی اصل غرض کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے جوق در جوق تشریف لائیں گے اور کماحقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ انشاءاللہ۔

☆ آج کل کے حالات کے پیش نظر حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر خلیفۂ وقت کی ہدایت ہے کہ:

”اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے۔“

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

اسی طرح جماعت کے رجسٹریشن بیجز لے کر آئیں۔ سیکورٹی کے کارکنان سے تعاون کریں خواہ اس کے لئے آپ کو تکلیف ہی اٹھانی پڑے۔ یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں، اس لئے آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

☆ حفاظتی اقدامات کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارے نظام کا حسن ہے اور کامیابی کا راز بھی۔

☆ اتنے بڑے انتظامات میں بعض اوقات کچھ کمیاں، خامیاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ صرف کارکنان یا رضاکاروں کا جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اور اس کو کامیاب وکامران کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کمی کو مناسب طور پر دور کر سکیں تو ضرور کیجئے وگرنہ مناسب انداز میں متعلقہ کارکنان کو توجہ دلا دیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کریں۔

☆ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان

بھی شرکت کرتے ہیں ان پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہئے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے، پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز، الغرض ہر پہلو باوقار ہونا چاہئیے۔

☆ خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اوراس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشادات خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کوملحوظ خاطر رکھیں۔

☆ جلسہ کے موقع پر جلسہ گاہ میں بالخصوص اور مسجد بیت الاسلام اور دیگر مراکز نماز میں بالعموم باجماعت نمازیں ادا کریں۔

☆ ہم سب پر بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مہمانوں سے حسن خلق سے پیش آئیں اور ان کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

☆ دعاؤں پر زور دیں کہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور االلہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعائیں ہیں۔

عمومی ذمہ داریاں

جلسہ سالانہ کے ایام میں پیس ویلج میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے درج ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ اپنے کسی عمل سے اردگرد کے رہائشیوں کوتکلیف نہ دیں۔

☆ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

☆ پیدل چلنے والے بھی سڑک پار کرتے وقت اشارے کا انتظار کریں اور ٹریفک میں خلل کا باعث نہ بنیں۔

☆ صفائی کا نہ صرف خودخیال رکھیں بلکہ اگر راستے میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کرکوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔ ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اول کی جماعت کے طور پر ابھرے جس سے خلیفہ وقت کی آنکھیں ہم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

ہیں انعام اللہ کا بے شک یہ جلسے

مکرم پروفیسر سعید احمد کوکبؔ صاحب

ہیں دیتے پیام حقیقت ۔ یہ جلسے
سکھائیں اصول طریقت ۔ یہ جلسے

نہ خوشبو رُکی ہے کبھی۔ نہ رُکے گی
معطر کئے جا رہے ہیں۔ یہ جلسے

تھے پہلے پچھتر ، مگر اب ہزاروں
عنایاتِ باری دکھاتے۔ یہ جلسے

ہوئی ابتدا جس کی مہدیؑ کے ہاتھوں
قیامت تلک ہوں گے برپا ۔ یہ جلسے

اُدھر ہند میں، قادیاں کا ہے جلسہ
ہیں جاری وہاں ابتدا سے[1]۔ یہ جلسے

بنی ہے زمیں ساری، اک جلسہ گاہ اب
جدھر بھی نظر ہو، اُدھر ہیں۔ یہ جلسے

ہوں شامل خلیفہ، تو رونق دوبالا
ہیں نورِ خلافت سے جگ مگ۔ یہ جلسے

سناتے ہیں صَلِّ عَلٰی کی صدائیں
تہجد، نمازیں، دعائیں۔ یہ جلسے

فضائیں ہیں معمور ذکرِ خدا سے
لٹائیں معارف کے مخزن۔ یہ جلسے

یدِ طُولیٰ جن کی فصاحت، بلاغت
سنائیں خطابات اُن کے۔ یہ جلسے

وہ عشاق آتے ہیں طول و عرض سے
تعارف کراتے ہیں باہم۔ یہ جلسے

یہ مہمان ٹھہرے، مسیحؑ کے، خدا کے
بڑھاتے ہیں توقیر ان کی۔ یہ جلسے

فلک پر۔ ستاروں کا ہوتا ہے جلسہ
پرستاروں سے پُر زمیں پر۔ یہ جلسے

خدا کی رضا ان میں شامل رہی ہے
خدائی تصرف کے شاہد۔ یہ جلسے

نہیں گورے کالے میں فرق یہاں پر
اخوت کے رنگیں نظارے۔ یہ جلسے

بڑھائیں قرابت، مروّت۔ یہ جلسے
ملنساری کا ہیں نمونہ ۔ یہ جلسے

محبت ہے سب سے، نہ نفرت کسی سے
ہیں الفت کے پیارے نظارے۔ یہ جلسے

نہیں دنیاداری کے میلوں سے نسبت
روحانی خزائن لٹاتے۔ یہ جلسے

فرشتہ[2] جو اک نانِ پاکیزہ لایا
بھرے خوانِ نعمت سے سارے۔ یہ جلسے

رہیں گے یہ جاری و ساری ابد تک
دیئے سے دیئے کو جلاتے۔ یہ جلسے

فقط تین دن۔ اور برکات اتنی !!
خلافت کی شمع اُٹھائے۔ یہ جلسے

دعائیں ہیں شامل امام الزّماںؑ کی
بنے رحمتوں کے ہیں سائے۔ یہ جلسے

دعاؤں کے حق دار ہم بھی ہوں کوکبؔ
بدل دیں ہماری بھی قسمت۔ یہ جلسے
آمین۔

1۔ جلسہ سالانہ قادیان 1891ء
2۔ رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض ومقاصد اور برکات

مکرم مولانا طاہر محمود صاحب، نظارت اشاعت ربوہ

حکیم وخبیر خدا نے کائنات کو بہت حکمت کے ساتھ تخلیق کیا۔ ہر ایک چیز کو مناسبِ حال پیدا کر کے اس کی دیرپا زندگی کے سامان مہیا کئے ۔ دریاؤں کو رَواں دَواں کیا جو کبھی پتھریلی راہوں سے اور کبھی ہموار اور تنگ راستوں سے گزرتے ہوئے ایک وسیع وعریض سمندر میں جا کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر یہاں سے ایک مدت کے بعد نظامِ قدرت کے تحت مفید بادلوں کی صورت میں دوبارہ لَوٹ جاتے ہیں اور پیاسے کھلیانوں، بیابانوں اور بنجر زمینوں پر برستے ہیں تو اُن کو لہلہاتے کھیت اور گل وگلزار میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ہر سال یہ نظارہ چشمِ فلک دیکھتی ہے۔ خدائے حکیم کی قدرت کے ان نظاروں میں بہت سی حکمتیں کارفرما ہوتی ہیں جو زندگی کی ضامن ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح ہمارا جلسہ سالانہ بھی اپنے اندر بہت سی حکمتیں رکھتا ہے جس کی ابتدا الٰہی اشاروں اور بشارتوں کے تحت ہوئی تھی جو اپنے اندر اَن گنت برکات اور فوائد سمیٹے ہوئے ہے۔

جلسہ سالانہ کی اہمیت

الٰہی اشاروں سے جلسہ سالانہ کی ابتدا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جلسہ سالانہ ایسے امور میں سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سلسلہ کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ارشاد فرمائے ہیں اور آپ نے اسے **خدا تعالیٰ کی طرف سے القاء اور الہام کی بناء پر قائم کیا ہے**۔ جیسا کہ کئی ایک الہامات سے ظاہر ہے مثلاً آپ کو الہاماً حجرِ اَسود کہا گیا ہے۔ پھر بیت اللہ قرار دیا گیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حجرِ اَسود یا بیت اللہ کہا جائے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ پتھر ہو گیا بلکہ یہ ہوتے ہیں کہ جو باتیں ان سے وابستہ ہیں وہی اس کے ساتھ ہوں گی۔ جس طرح ہر سال چاروں طرف سے لوگ حجرِ اَسود اور بیت اللہ کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کے پاس اور اس کے مقرر کردہ مقام میں آئیں گے اور جو لوگ ہر سال جلسہ کے لئے یہاں آتے ہیں وہ ان الہامات کو پورا کرنے والے ہیں۔...

غرض سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ **پس ایسی مفید تحریک کے متعلق ایسی غلطی اور غفلت نہایت ہی افسوس کا موجب ہے۔**''

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 12، صفحہ 194-195)

حضورؓ فرماتے ہیں:

''دنیا میں کئی عُرس ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے بزرگوں کی قبروں پر عُرس اور میلے لگتے ہیں۔ ان میں لوگ کثرت سے جاتے ہیں مگر یہ عُرس اور یہ میلے اس قسم کے دینی اجتماع کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہمارا جلسہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان عُرسوں اور میلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ اجتماع سے کوئی نسبت نہیں۔ کیونکہ ان عُرسوں کے متعلق کسی نے پہلے نہیں کہا کہ ان میں اس قسم کی ترقی ہو گی۔ لیکن ہمارے سالانہ جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ دینی اَغراض کے لئے قادیان میں اس موقع پر اس کثرت سے لوگ آیا کریں گے کہ ان کے اس ہجوم سے جو صرف دین کی خاطر ہوگا قادیان کی زمین اَرضِ حَرم کا نام پائے گی۔''

(خطبات محمودؓ۔ جلد 9، صفحہ 391)

جلسہ پر آنا کوئی معمولی بات نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بَین بَین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔'' (مجموعہ اشتہارات۔ جلد 1، صفحہ 341-342)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''آپ لوگوں میں سے کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں **آنا معمولی بات ہے** اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے، کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہو سکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ **یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سایہ میں تمام دنیا آرام پائے گی۔** تمہارے قلوب وہ زمین ہیں جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔ اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا کے وعدوں کو نہیں سنتی تو وہ بہری ہے۔ مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سنا اور ان کو پورا ہوتے دیکھا۔ تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی خواہ براہِ راست کی، خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے جس سے آئندہ نسلیں چلیں گی۔ تم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اس کی

رحمت کی بارش برسے گی۔تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے ساتھ ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا نہ آخرت میں۔“ (انوارالعلوم۔جلد12،صفحہ548)

حضورؓ فرماتے ہیں:

جلسہ سالانہ شعائر اللہ میں سے ہے

”یہ جلسہ شعائر اللہ میں سے ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس میں صحیح طور پر شمولیت، برکات اور انوارالٰہی کا موجب ہے اور اس میں نقص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور روحانی زنگ کا موجب ہے۔اس لئے میں تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جلسہ کے ایام میں جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کریں اور جو دوست ان کے ساتھ آئے ہیں انہیں بھی تحریک کریں اور توجہ دلاتے رہیں کہ وہ صحیح طور پر اپنے اوقات صرف کریں۔“

(انوارالعلوم۔جلد21،صفحہ389-390)

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”یہ جلسہ جیسا کہ میں پہلے بھی متعدد بار بیان کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔قادیان وہ مقام ہے کہ ایک دن اس طرف کوئی رُخ بھی نہیں کرتا تھا۔کئی لوگ اِس قسم کے تھے جو قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سُن کر بڑی بڑی دُور سے قادیان پہنچنے کی خواہش سے روانہ ہوتے تھے مگر بٹالہ یا امرتسر پہنچ کر واپس ہو جاتے تھے کیونکہ انہیں بتایا جاتا تھا کہ قادیان میں بہت بڑا دجّالی فتنہ ہے۔کئی آدمی ہماری جماعت میں آج بھی ایسے موجود ہیں جو کفِ افسوس مَل رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کیوں نہ آئے وہ بٹالہ یا امرتسر سے محض اس لئے لوٹ گئے کہ دشمنوں نے ان سے بعض ایسی باتیں کہیں جنہیں سن کر انہوں نے قادیان آنا پسند نہ کیا۔اگر وہ اُس وقت پہنچ جاتے تو صحابہ میں داخل ہو جاتے۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر احمدیت میں تو داخل کر دیا مگر صحابیت سے محروم رہ گئے۔“ (خطباتِ محمودؓ۔جلد12،صفحہ509)

حضورؓ فرماتے ہیں:

”پس یہ بھی ایک نشان ہے جو جلسہ کے دنوں میں نظر آتا ہے کہ لوگ اتنی کثیر تعداد میں یہاں جمع ہوتے ہیں جس کا کبھی وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا اور پھر یہ نشان بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہیں جاہل سمجھا جاتا تھا اس چشمہ سے اِس شوق سے پیتے ہیں کہ دوسری قوموں کے پیاسے بھی اس طرح نہیں پی سکتے۔

قادیان کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ نے اس دار کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے جس کی برکت کے لئے وہ لوگوں کو جمع کر کے یہاں لاتا ہے۔پس یہاں کی جماعت کے احباب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اِس آنے والے دن کے لئے تیاری کریں۔مکانوں والے مہمانوں کے لئے اپنے مکان دیں اور اس کے علاوہ اپنے اجسام اور اوقات بھی خدمت کے لئے پیش کریں۔اور جو منتظمین ہیں انہیں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے متواتر کہا ہے کارکنوں کو کام سے پہلے مشق کرائیں۔“ (خطباتِ محمودؓ۔جلد12،صفحہ513)

جلسہ سالانہ کسی میلے ٹھیلے سے مشابہت نہیں رکھتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”ہم اپنے جلسہ کو کسی کمیٹی یا جلسہ سے کسی طرح بھی مشابہت نہیں دے سکتے۔انجمنیں اور کمیٹیاں تو دنیا میں بہت ہیں مگر ان سے ہمارے جلسہ کو اس لئے مشابہت نہیں ہے کہ وہ انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں مگر ہم جس کام کی نظیر چاہتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اسی کا قائم کردہ ہے۔لوگ کئی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں، میلے لگتے ہیں، جلسے ہوتے ہیں لیکن ہم کسی میلہ کے لئے اکٹھے نہیں ہوتے ہماری غرض تماشہ دیکھنا نہیں ہوتی۔دنیا میں لوگ تماشوں کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں، بڑے بڑے سامان لاتے ہیں، خرید و فروخت ہوتی ہے، ہم اس کے لئے بھی جمع نہیں ہوتے۔اب ہم جو قواعد بنائیں تو کس طرح بنائیں اور کس چیز سے اپنے اجتماع کو مشابہت دیں۔اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چیز دنیا میں ایسی ہے جس سے ہمارے جلسہ کو مشابہت ہو سکتی ہے اور وہ حج ہے۔حج کوئی میلہ نہیں، نمائش نہیں، کسی انجمن کا جلسہ نہیں، وہ خدا کا کام ہے اور دین کے لئے قائم کیا گیا ہے۔خدا کے نبیوں کے ذریعہ قائم ہوا ہے۔“

(خطباتِ محمودؓ۔جلد 4،صفحہ 253)

جلسہ سالانہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم نشان

حضورؓ فرماتے ہیں:

”جلسہ سالانہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے جو ہر سال ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دیکھو خدا کی راستباز جماعت کس طرح اُٹھتی اور کامیاب ہوتی ہے اور اس کے مخالف کس طرح ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔اس میں شک نہیں کہ قادیان میں ہر وقت ہی جلسہ ہوتا ہے اور ہر وقت ہی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔پھر یہاں کچھ ہندوستان کے، کچھ پنجاب کے، کچھ افغانستان کے، کچھ بنگال کے، کچھ یورپ کے، کچھ عرب وغیرہ کے لوگ رہتے ہیں جو ہماری صداقت کی دلیل ہیں لیکن سالانہ اجتماع سے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی خدا کے لئے کھڑا ہوتا ہے خدا اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔“ (خطباتِ محمودؓ۔جلد4،صفحہ540)

جلسہ پر آنے کی تحریک کے لئے دوستوں اور اخبارات کی ذمہ واری

حضورؓ فرماتے ہیں:

”میں ایک طرف تو جماعت کے دوستوں اور سلسلہ کے اخباروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور اپنے عمل سے خدا کے فضل کے وارث بنیں تا خدا تعالیٰ دکھاوے کہ دشمنی اور کینہ رکھنے والے لوگ سلسلہ کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔دوسری بات ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے زیادہ آدمی جلسہ پر آئیں گے اتنا ہی خرچ زیادہ ہوگا۔اس لئے قادیان کے لوگوں کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ جلسہ پر آئیں ان کے اخراجات کا انتظام کریں۔خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔کہ دُور دُور سے تیرے پاس تحائف آئیں گے اور دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔آنے والوں کو خدا تعالیٰ نے پیچھے رکھا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے تھے کہ یہ اس لئے رکھا ہے کہ مہمان کے لئے سامان پہلے مہیا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ہماری جماعت کے لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ انہیں یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا مصداق بنائے اور وہ سامان مہیا کرنے والے ہوں اور پھر وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا نظارہ دیکھیں۔جن لوگوں کا دل وسیع ہوتا ہے خدا تعالیٰ ان کو وسعت عطا کرتا ہے۔“

(خطباتِ محمودؓ۔جلد11،صفحہ248)

جلسہ پر آنے والے اللہ کے مہمان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”پس جو مہمان تمہارے پاس آئے ہیں ان کی خاطر تواضع میں لگ جاؤ۔کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ میرے مہمان نہیں ہیں، اس لئے مجھے خدمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ **یہ تو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں** اور تم اس کے بندے ہو، تو کیا یہ بندے کا فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے آقا کے مہمان کی خبر گیری کرے، ضرور ہے۔پس یہ مہمان خدا کے گھر اور خدا ہی کی آواز پر آئے ہیں کیونکہ مامور من اللہ کی آواز خدا ہی کی آواز ہوتی ہے۔تم لوگ ان کی خبر گیری کرو۔اگر

تمہیں کسی سے تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کی برداشت کرو اور کسی کی ہتک کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ جو مہمان کی ہتک کرتا ہے وہ اپنی ہی ہتک کرتا ہے کیونکہ مہمان اس کی عزت ہوتا ہے۔ پس اس سے احمق کون ہے جو اپنی عزت آپ برباد کرے یا اپنا گلا آپ ہی کاٹے۔ تم لوگ ہر طرح سے مہمانوں کی خاطر اور تواضع میں لگے رہو۔" (خطبات محمودؒ۔ جلد 4، صفحہ 257-258)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضُعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اُٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حَیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رَسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حَیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رُو رُو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہریک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔ خادِمُ القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جُھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔"

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 395-396)

اغراض و مقاصد

ہر چیز جو معرضِ وجود میں آتی ہے اس کے اغراض و مقاصد بھی ہوتے ہیں جیسے خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات 57:51) اسی طرح جلسہ سالانہ کے بھی عظیم الشان اور اَن گنت مقاصد ہیں۔

صحتِ نیت اور حسنِ ثمرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین **محض لِلّٰہ** سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے، سو ایسے **پاک نیت** لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔ ...

اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد **صحت نیت اور حسنِ ثمرات** پر موقوف ہے ورنہ غیر اس کے ہیچ۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے، ایک معصیّت اور طریقِ ضلالت اور بدعتِ شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔"

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 395)

اخلاقِ حسنہ کی تخلیق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

حقائق و معارف اور معرفت میں ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ **جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔** اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ اَرحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے، وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تَوَدُّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سَرائے فانی سے انتقال کر جائے گا، اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرتِ عزّت جلّ شانُہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاءَ اللّٰہُ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 352)

پھر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے **معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔** پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اُخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ ...

سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

تعلقات میں وُسعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’دنیا کا تمام کارخانہ تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ اگر تعاون نہ ہو تو تمام کارخانہ بگڑ جاتا ہے اور تعاون کا بہترین ذریعہ آپس کے تعلقات ہیں جو جلسہ کی تقریب پر بھی پیدا ہوتے ہیں۔ **جلسہ کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ تعلقات کا پیدا ہونا ہے۔** ان کے ذریعہ سے تعاون اور ترقی کی صورتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ گویا سال بھر کے لئے ترقی کا راستہ کھل جاتا ہے۔ جلسہ کی وجہ سے ہر سال نئے آدمیوں سے واقفیت ہوتی ہے اور تعلقات قائم ہوتے ہیں اور اس طرح سلسلہ کی ترقی کے لئے وہ مدد اور سہولتیں میسر ہوجاتی ہیں جو اس کے بغیر بہت سے خرچ کرنے سے بھی میسر نہیں ہوسکتیں۔ لوگ تو تعلقات قائم کرنے کے لئے خود سفر کرتے اور دوسروں کے پاس پہنچتے ہیں لیکن یہاں تو اللہ تعالیٰ خود ہمارے گھر پر لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لاتا ہے اور بیٹھے بٹھائے ہمیں دوستوں کے حالات سے واقفیت بہم پہنچتی ہے اور تعلقات کے ذریعے ہمارے لئے کام کرنے کے رستے کھل جاتے ہیں اور کاموں میں سہولتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔‘‘ (خطباتِ محمودؓ۔ جلد 10 صفحہ 287-288)

عہدِ بیعت کی تجدید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریٰت 56:51) پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاددہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آکر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہدِ بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے کچھ کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دُور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دَوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔‘‘

(خطباتِ مسرور۔ جلد 10 صفحہ 305)

جلسہ کے انعقاد کا مقصد ۔ تقویٰ میں ترقی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس ہر احمدی جو دنیا میں کسی بھی جگہ بسنے والا ہے۔ جب اپنے ملک کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوتا ہے یا اَب بعض ذرائع اور سہولتوں کی وجہ سے بعض احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے آسانی اور وسائل مہیا فرمائے ہوئے ہیں دوسرے ممالک کے جلسوں میں بھی شامل ہوجاتے ہیں۔ ان سب شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ کے انعقاد کا جو مقصد تھا اسے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں، اگر جلسہ کے پروگراموں نے ایک احمدی کی روحانی اور اخلاقی حالت میں کوئی بہتری پیدا نہیں کی تو ایسے شامل ہونے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کراہت کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر تقویٰ میں ترقی نہیں تو 20 ہزار یا 25 ہزار یا 30 ہزار کی حاضری بے مقصد ہے۔ تعداد بڑھنے سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ آپؑ کی بعثت کا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم تقویٰ میں ترقی کریں گے۔‘‘

(خطباتِ مسرور۔ جلد 5 صفحہ 351-352)

حقیقی برکات کا وارث بننا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ جلسے جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں اُس جلسے کی تتبع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ **جس کا مقصد افرادِ جماعت کو اُن حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا** جو افرادِ جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں اور جن کو وہ اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں اور یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دینے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپ کے دل میں تھی، اُس مقصد کے حصول کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے کا آپ کے دل میں تھا اور جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں بھی کیا ہے کہ اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو۔‘‘

(خطباتِ مسرور۔ جلد 10 صفحہ 394-395)

جلسہ کے اَیام میں متفرق اُمور کی بجا آوری

خدا کی یاد میں کثرت سے مشغول رہنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان دنوں خدا کی یاد میں کثرت سے مشغول رہیں اور دعاؤں میں خوب لگے رہیں اور اگر اپنے سلسلہ کے مبلغوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں تو بہت مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ پس تم لوگ جہاں اپنے نفس کے لئے دعائیں کرتے ہو وہاں مبلغین کے لئے کیوں نہیں کرتے؟ ان کے لئے بھی ضرور کرو اور یاد رکھو کہ جب ان کے لئے کرو گے تو وہ تمہارے اپنے لئے ہوں گی کیونکہ خدا تعالیٰ کہے گا کہ جب یہ میرے اُن بندوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں جو میری راہ میں نکلے ہوئے ہیں تو میں اُن کے کام پورے کر دیتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین‘‘ (انوار العلوم۔ جلد 4 صفحہ 526)

قیمتی وقت کو ضائع نہ کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’میں اپنی اصل تقریر شروع کرنے سے پہلے چند امور کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اوّل تو یہ کہ میں ان دوستوں کو جو یہاں آکر بھی اس جلسہ کے موقع پر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور تقریروں کے سننے میں پورا حصہ نہیں لیتے ملامت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کل اپنی تقریر کے آخری حصہ میں دیکھا کہ دو ہزار کے قریب دوست قریباً ساڑھے پانچ بجے جلسہ گاہ سے اُٹھ کر گئے اور ساڑھے سات بجے تک ان کو واپس آنے کی توفیق نہیں ہوئی جو نہایت قابلِ افسوس بات ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ لمبی دیر تک بیٹھنا گراں ہوتا ہے

اور انسان دیر تک بیٹھنے سے اُکتا جاتا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دیر تک بولنا اس سے بھی بہت زیادہ مشکل کام ہے، پھر اگر ایک شخص باوجود صحت کے نہایت کمزور ہونے اور اس عضو کے ماؤف ہونے کے جس پر کام کا دارومدار ہے متواتر چھ گھنٹے تک بول سکتا ہے تو میں ہرگز یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ دوسرا آدمی اس سے زیادہ دیر تک سننے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا۔''

(انوار العلوم۔ جلد9، صفحہ 439-440)

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اگر یہاں آ کر فائدہ اٹھانا ہے تو ان احکام پر عمل کرو۔ ایک دوسرے سے فضول باتیں کرنا، گپیں ہانکنا، لغو اور بیہودہ قصے سننا سنانا اور بہت جگہ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی باتوں کو نابود کرنے کے لئے تلوار کھینچی ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کو مٹا کر یہ اجتماع قائم کیا ہے تو جس طرح اس شخص کے لئے وہ حج بے فائدہ اور غیر مفید ہے جو رَفَث، فُسُوق اور جِدال کو حج کے ایام میں نہیں چھوڑتا، اسی طرح اس جلسہ پر آنے والا وہ شخص بھی ثواب اور فائدہ سے محروم رہتا ہے جو ان باتوں کو نہیں چھوڑتا۔'' (خطبات محمودؓ۔ جلد4، صفحہ 254-255)

جلسہ کے لئے سفر اختیار کرنے والوں کے لئے دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذُوالْمَجْدِ وَالْعَطَاءِ اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول، صفحہ 342)

بیعت کی ایک غرض اور جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ میں شمولیت کو بیعت ایک غرض قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔''

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4 صفحہ 351)

جلسہ سے واپس جانے والوں کے لئے نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ احباب جو جلسہ سے واپس جانے والے ہیں انہوں نے جو مفید باتیں یہاں سنی ہیں ان کو قیمتی خزانہ کی طرح باندھ لیں۔ گھر جائیں تو اپنے عزیز و اقارب، دوستوں اور محلّہ والوں اور شہر والوں کو سنائیں۔ کیونکہ بہترین تحفہ حق کی باتیں ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَآلَّۃُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَھَا حَیْثُ وَجَدَھَا حکمت کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے اس کو جہاں پائے لے لے۔ پس یہاں سے بہترین تحفہ جو آپ لوگ لے جا سکتے ہیں یہی مفید باتیں ہیں جو تمہارے لئے اور تمہارے قریبیوں کے لئے مفید ہیں۔ ان سے تمہارے اور دوسروں کے علوم میں اضافہ اور روحانیت میں ترقی ہوگی۔ جب دوسروں کو سناؤ گے تو تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ محض سننے کی نسبت دوسروں کو سنانے سے بات اچھی طرح یاد ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ واپس جاتے ہوئے سفر میں بہت دعائیں کریں۔ خاص طور پر سلسلہ کے لئے دعائیں کرتے جائیں۔''

(خطبات محمودؓ۔ جلد 7، صفحہ 434)

جلسہ سالانہ کی رُوح پرور کیفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو لے کر آیا اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور برکات بانٹتا ہوا چلا گیا۔ کئی لوگوں نے خطوط میں اور زبانی بھی اظہار کیا کہ **ایک عجیب روحانی کیفیت تھی جو ہم اپنے اندر محسوس کرتے رہے**۔ خدا کرے کہ یہ روحانی کیفیت عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ رہنے والی اور دائمی ہو۔ ہم ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جن فضلوں کو ہم نے سمیٹا ہے ان کو اپنی زندگی پر لاگو بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔ مقررین کی باتیں ان مقررین کی طرح نہ ہوں جن کے جوشیلے خطابات کا صرف وقتی اثر تو ہوتا ہے لیکن مجلس سے اُٹھتے ہی وہ اثر زائل ہو جاتا ہے۔ یہی دنیا اور اس کے دھندوں میں انسان کھویا جاتا ہے۔ ترقی کرنے والی اور انقلاب پیدا کرنے کا دعویٰ کرنے والی قوموں کے یہ طریق نہیں ہوا کرتے۔ وہ جب ایک کام کرنے کا عزم لے کر اٹھتی ہیں تو پھر اس کو انتہا تک پہنچانے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔''

(خطباتِ مسرور۔ جلد2، صفحہ 550)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ اتوار کو بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ **ان جلسوں کی بھی اپنی ایک فضا ہوتی ہے** جس میں مختلف ماحول اور طبقات کے لوگ ایک مقصد کی خاطر جمع ہوتے ہیں۔ جماعت سے کمزور تعلق والے بھی جب ایک دفعہ جلسے پر آ جائیں تو اپنے اندر جماعت اور خلافت سے اخلاص، تعلق اور وفا میں اضافہ اور بہتری دیکھتے ہیں۔''

(خطباتِ مسرور۔ جلد 3، صفحہ 387)

محبت اور اخلاص کے نظارے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ سب لوگ ایک جذبے کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور اس لئے کہ آنے والے مہمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، خدا کی باتیں سننے کے لئے آنے والے مہمان ہیں۔ پھر بہت سے احمدی جو کہ پیس ویلج (Peace

(Village) میں رہنے والے ہیں بلکہ مَیں کہوں گا کہ تقریباً ہر گھر انے نے اپنے گھر مہمانوں کے لئے پیش کئے ہوئے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسے کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی اور جگہوں پر بھی احمدی گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور سب خوشی سے مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ پیس ولیج میں شائد اس لئے بھی زیادہ مہمان آئے ہوں کہ میرا قیام اس جگہ تھا۔

تو بہرحال یہ نظارے جماعت میں محبت اور اخلاص اور ایک دوسرے کی خدمت اور مہمان نوازی کے اس لئے نظر آتے ہیں کہ جماعت ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے اور نظامِ خلافت سے ان کو محبت اور تعلق ہے اور خلیفۂ وقت کے اشارے پر اُٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ نظارے ہمیں جماعت احمدیہ سے باہر کہیں نظر نہیں آ سکتے۔ افرادِ جماعت کا خلافت سے تعلق اور خلیفۂ وقت کا احباب سے تعلق ایک ایسا تعلق ہے جو دنیاداروں کے تصور سے بھی باہر ہے۔ اس کا احاطہ وہ کر ہی نہیں سکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا سچ فرمایا تھا کہ جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ بہرحال یہ تعلق جو جماعت اور خلافت کا ہے اِن جلسوں پر اور اُبھر کر سامنے آتا ہے۔ الحمدللہ۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کینیڈا بھی اس اخلاص و وفا کے تعلق میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تعلق مزید بڑھاتا چلا جائے اور یہ وقتی جوش اور جذبے کا تعلق نہ ہو۔ آپ لوگوں نے ہمیشہ محبت اور وفا کا اظہار کیا ہے۔ 27 رمئی کو جب مَیں نے خلافت کے حوالے سے خطبہ دیا تھا تو جماعتی طور پر بھی اور مختلف جگہوں سے ذاتی طور پر بھی، سب سے پہلے اور سب سے زیادہ خطوط وفا اور تعلق کے مجھے کینیڈا سے ملے تھے۔ اللہ کرے یہ محبت اور وفا کے اظہار اور دعوے کسی وقتی جوش کی وجہ سے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ رہنے والے اور دائمی ہوں اور آپ کی نسلوں میں بھی چلنے والے اور قائم رہنے والے ہوں۔"

(خطباتِ مسرور۔ جلد 3، صفحہ 388-389)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان مقاصد کے حصول کی توفیق عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات پورا کرنے اور خلفاء احمدیت کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے تا کہ ہم جلسہ سالانہ سے وابستہ روحانی و جسمانی برکات سے متمتع ہو سکیں۔ آمین ثم آمین۔

جلسہ سالانہ پر نہ آنے والوں پر اظہارِ افسوس

دسمبر 1899ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بہت افسوس کا اظہار کیا اور فرمایا:

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔"

پھر فرمایا۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔"

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 455)

نورِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ہم دل کے آنگنوں کو سجاتے چلے گئے
اسمِ رسولؐ لب پہ جو لاتے چلے گئے

سینا کی چوٹیوں سے جو سایہ فگن ہوئے
ابرِ کرم بنے اور چھاتے چلے گئے

صدیوں کے زنگ دل سے اُتارے کمال تھے
غارِ حرا میں آنسو بہاتے چلے گئے

ان کا سرور صندل و امرت سے بڑھ کے تھا
طلحہؓ جو تیر ہاتھوں پہ کھاتے چلے گئے

پہلے خدا کے در پہ جھکایا جہان کو
پھر قوت یقین بڑھاتے چلے گئے

تاریخ میں لکھا ہے وہ آندھی شدید تھی
کنکر بدر کے روز اُڑاتے چلے گئے

اپنے عروج خلق سے معراج پا گئے
اپنا کمال تام دکھاتے چلے گئے

جن کے لئے زمانے بنائے گئے تمام
وہ بار دوسروں کے اُٹھاتے چلے گئے

صدیوں سے دل تڑپتے تھے دیدار یار کو
تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتے چلے گئے

ان کے لبوں پہ پھر بھی دعاؤں کا دَور تھا
طائف میں جو کہ زخم بھی کھاتے چلے گئے

زندہ خدا سے یوں بھی تعلق بڑھا گئے
مردہ بتوں سے جان چھڑاتے چلے گئے

اہل عرب پہ چادر الفت تنی گئی
حسن ازل میں پھر وہ سماتے چلے گئے

"بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم"
یہ عشق ہم بھی دل سے نبھاتے چلے گئے

مقتل سجے ہوئے ہیں ہمارے ہی خون سے
حب رسولؐ ہم جو کماتے چلے گئے

(مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب)

جلسہ سالانہ کے دن قریب آگئے ہیں

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اس جلسہ کے آغاز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرما دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامن فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم و بیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگان خدا کے دلوں کو علوم و معرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمد للہ کہ اب اس جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا 38واں جلسہ سالانہ ہے امسال بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 20 تا 22 جون 2014ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسی ساگا میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی جلسہ ہوتا ہے۔ یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں اور نہ دنیاوی میلوں کا رنگ رکھتا ہے۔ حصول علم و معرفت اور قربِ مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشاق اسلام و احمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبت صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت دردمندانہ دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض ہمیشہ جاری ساری رہے۔ آمین۔

اس روحانی جلسہ سالانہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ یہ جلسہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نماز تہجد اور پانچوں نمازوں کا باجماعت اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن یا درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتہ اخوت میں منسلک ہو چکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ سالانہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ دوران سال رخصت ہو جانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنا دے۔ اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنا دے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

میرا گھر میری جنّت

”میرا گھر میری جنت“ کے عنوان سے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ارشاد کے مطابق پہلے ایک میاں بیوی کی طرف سے دو مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اس شمارہ میں بھی ایک دوست نے اپنی اہلیہ سے متعلق ایک مضمون ارسال کیا ہے۔ جو ان کے نام کے بغیر شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

مکرم ومحترم امیر صاحب احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کا ایک مضمون احمدیہ گزٹ کینیڈا اپریل 2014ء میں شائع ہوا جس میں مندرجہ بالا عنوان پر احباب جماعت کو لکھنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ اس مضمون کو پڑھ کر خاکسار کو یہ تحریک ہوئی کہ اپنی زوجہ کے متعلق جو شکروسپاس اور قدردانی کے جذبات واحساسات خاکسار کے دل میں ہیں اور جس طرح انہوں نے خاکسار کے گھر کو جنّت بنایا ہے، انہیں مکرم ومحترم امیر صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کے قارئین تک پہنچاؤں۔

خاکسار کی شادی کو انتیس 29 برس گزر چکے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ خاکسار نہایت اطمینان، خوشی اور شکرگزاری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ خاکسار کی اہلیہ نہ صرف خاکسار کے لئے بلکہ خاکسار کے ماں باپ اور بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک بہترین نعمت ہے جس کا جتنا بھی بارگاہِ ایزدی میں شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ان میں بہت سی خوبیاں ہیں جنہیں مکمل بیان کرنا نہ تو خاکسار کے بس میں ہے اور نہ ہی اس مضمون کے لحاظ سے ممکن ہے۔ لیکن خاکسار کوشش کرے گا کہ چند اہم باتوں کا تذکرہ کردے۔

خاکسار کے دو اور بھائی ہیں جب کہ ہم بہن کی نعمت سے محروم رہے۔ خاکسار کی شادی کے بعد خاکسار کی اہلیہ صاحبہ نے خاکسار کے والدین کے لئے بیٹی اور بھائیوں کے لئے بہن کی محرومی کو نہایت احسن طریق پر دور کیا اور ان کی سگی بیٹی اور بہن کی طرح خدمت کی۔ میرے بھائیوں کے ساتھ انہوں نے ایک نہایت محبت اور شفقت کرنے والی بڑی بہن کا سا سلوک کیا اور اتنا خیال رکھا کہ وہ انہیں اپنی ماں کی طرح سمجھتے ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کی شادیوں میں بھی میری رفیقہ حیات نے ایک ماں کی طرح سارے انتظامات خود کئے بلکہ اگر کہیں قربانی کی نوبت آئی تو کبھی پس وپیش سے کام نہیں لیا۔ کینیڈا آنے کے بعد خاکسار کی ملازمت میں مصروفیت کے باعث خاکسار کے والدین کو ڈاکٹروں کے پاس لے کر جاتیں اور ہر طرح سے ان کی خدمت کرتی رہیں۔

دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں بجا طور پر اسم با مسمّٰی کہا جاسکتا ہے۔ خاکسار کی اہلیہ بھی ان لوگوں میں سے ایک ہیں۔ وہ کردار، اخلاق، گفتگو کے لحاظ سے نہایت پاکیزہ رہی ہیں۔ ان کی زبان سے کبھی بھی اخلاق سے گری ہوئی گفتگو نہیں سنی گئی بلکہ وہ دوسروں کو بھی ہلکی سے ہلکی بیہودہ گفتگو یا اخلاق سے گری ہوئی بات کرنے سے منع کرتی ہیں اور انہوں نے اپنے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی اخلاق پیدا کئے ہیں۔

ہر معاملہ میں خاوند کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا اور خاص طور پر اس کی مرغوب غذاؤں کا اہتمام کرنا اس کے دل میں جگہ پانے کا نہایت مؤثر نسخہ ہے۔ یہ سلیقہ بھی قدرتی طور پر خاکسار کی زوجہ صاحبہ کو ودیعت ہوا ہے۔ ان کے پکائے ہوئے کھانوں کی نہ صرف پورے خاندان میں دھوم ہے بلکہ خاکسار کے متعدد دوست احباب بھی ان کے کھانوں کے مدّاح ہیں اور فرمائشیں کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس۔ یعنی ایک دوسرے کے لئے موجب زینت ہونا اور ایک دوسرے کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا، ان دونوں خوبیوں کو خوب نبھایا ہے۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اس آیت کی بہترین مصداق ہیں۔ شادی کے بعد انہوں نے خاکسار کی کوئی برائی کسی دوسرے کے سامنے تو کجا اپنے میکہ والوں کے سامنے بھی کبھی نہیں کی بلکہ ہمیشہ خاکسار کی عزت بنائے رکھی اور اپنے میکہ والوں یا خاکسار کے والدین سے بھی کبھی خاکسار کی کوئی شکایت نہیں کی نہ ہی کبھی ہمارے گھر کی کوئی بات باہر کسی سے کی۔

میں نے وقفِ زندگی کے لئے درخواست دی جو بفضلہ تعالیٰ منظور ہو گئی۔ اس درخواست سے پہلے خاکسار نے ان سے کہا کہ اگر خاکسار وقفِ زندگی کے لئے درخواست دے تو کیا وہ میرا ساتھ دیں گی۔ انہوں نے نہایت مصمم لہجے میں کہا کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر میرا ساتھ دیں گی اور اگر خاکسار انہیں جھونپڑے میں بھی رکھے گا تو وہ وہاں بھی رہ لیں گی۔ اپنے اس عزم کو انہوں نے نہایت وفاداری، مستقل مزاجی اور حوصلے سے نبھایا اور بچوں کو یہ سکھاتی رہیں کہ تمہارا باپ احمدیت کا فدائی ہے اور اسے اس کے سوا اور کچھ نہیں سوجھتا۔ لہٰذا تم اس سے کبھی بھی ایسی فرمائشیں نہ کرنا جو اس کے لئے مشکلات پیدا کریں۔

الحمدللہ خاکسار کے بچوں نے بھی اپنی والدہ کی اس نصیحت کو پلّے باندھا اور آج تک کبھی کوئی ناجائز فرمائش نہیں کی۔ خاکسار آج جس مقام پر بھی ہے اور خدمتِ دین کا جو بھی کام اپنی بساط کے مطابق انجام دے رہا ہے اس میں خاکسار کی اہلیہ کا مکمل تعاون، تائید اور حوصلہ افزائی ہے جس کے بغیر یہ کام یا تو بالکل ہی ناممکن ہوتا یا پھر اس میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتیں اور خاکسار کو بہت بڑی بڑی آزمائشوں اور بڑے مشکل وقت سے گزرنا پڑتا جو بفضلہ تعالیٰ ان کے تعاون اور مدد سے کبھی بھی خاکسار کو جھیلنی نہیں پڑیں اور راہ کی تمام رکاوٹیں دور ہو کر یہ سفر آسان ہوتا چلا گیا۔

دوسروں کے لئے ایثار وقربانی کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ایک خاص بات جو خاکسار نے ان میں دیکھی ہے وہ یہ کہ بوڑھے لوگوں کے لئے ان کے دل میں خاص جگہ ہے اور وہ بھی ان سے مل کر نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ بار بار ملنا چاہتے ہیں اور ان کی صحبت کو پسند کرتے ہیں۔ لاہور میں ہماری گلی میں ایک بوڑھا شخص پھل بیچنے آیا کرتا تھا۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ نہ صرف ان سے بغیر بھاؤ تاؤ کئے پھل خریدتی تھیں بلکہ انہیں اندر بلا کر بٹھا کر کھانا بھی کھلایا کرتی تھیں۔ جس پر وہ بہت دعائیں دیا کرتا تھا۔ اس طرح کی اور بہت سی مثالیں ہیں۔ خاکسار کو یاد نہیں کہ آج تک خاندان کے کسی فرد نے یا ملنے جلنے والوں میں سے کسی نے ان کی کوئی برائی کی ہو۔ میرے والدین اور بھائیوں سے لے

کرسب لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں اور خاکسار پر رشک کرتے ہیں کہ ایسی بیوی ملی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک!

جیسا کہ خاکسار نے ابتداء میں لکھا ہے کہ ان کی بہت سی صفاتِ حسنہ ہیں لیکن انہی پر اکتفا کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تمام محبت، وفاداری، تعاون، مدد اور اپنے فرائض احسن رنگ میں نباہنے پر بہترین جزا عطا فرمائے، انہیں صحت وسلامتی، خوشیوں مسرّتوں سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے، بچوں کی طرف سے ہمیشہ خوشیاں دکھائے اور خاکسار کو ان کی احسن طریق پر قدردانی اور ان سے بہترین سلوک کرنے اور جیسی وہ خاکسار کے لئے قرۃ العین ہیں خاکسار کو بھی ان کے لئے قرۃ العین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر احمدی گھرانہ کو اسی طرح جنّت بنادے جس طرح اس نے خاکسار کے گھر کو بنایا ہے۔ آمین! احبابِ کرام سے بھی ان کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ایک ضروری اصلاح

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے گزشتہ شمارہ مئی 2014ء میں مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت علمی اور تحقیقی مقالہ ''خلافت ومجدّدیت کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب پر منکرین خلافت کے گیارہ (۱۱) اعتراضات کے جواب'' شائع ہوا تھا۔

اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے ایک تاریخی خطاب مورخہ 6 نومبر 1977ء کا حوالہ دیا گیا تھا جو حضورؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ربوہ میں 6 نومبر 1977ء کو ارشاد فرمایا تھا۔ جس کی تاریخ نادانستہ غلطی سے 1977ء کی بجائے 1997ء لکھی گئی ہے۔ ادارہ نادانستہ سہو کے لئے معذرت خواہ ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اصلاح فرمالیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر عفو ودرگزر کا سلوک کریں

جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جولائی 2003ء کو بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفوودرگزر کا سلوک کریں۔ کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفوودرگزر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔ اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکرگزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس کے دینے والے کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دینے والی ہے تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔ بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ شکرگزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 ستمبر 2003ء)

بقیہ از رپورٹ جلسہ مسیح موعودؑ

اور ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم زبیر افضل صاحب نے پیش کیا۔

شرائط بیعت

شرائط بیعت انگریزی اور اردو میں سُنانے کے لئے مکرم ذیشان اقبال صاحب اور مکرم ابرار مسعود مہار صاحب مائیک پر آئے۔

یاتون من کل فج عمیق

اِس عنوان پر مکرم مولانا اسفند سلیمان صاحب نے اردو میں تقریر کی۔ جس کا رواں انگریزی ترجمہ سُنانے کا انتظام بھی تھا۔ آپ نے تقریباً 20 منٹ تک تقریر کی۔

عربی قصیدہ

ان کی تقریر کے بعد وان جماعت کے بچوں اور بچیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار سُنائے۔ جن کا انگریزی ترجمہ مکرم حسن باجوہ صاحب اور اردو ترجمہ مکرم بابر حمید صاحب نے پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور ہم اِس مقصد کو کیسے حاصل کرسکتے ہیں

اِس موضوع پر مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر کینیڈا نے انگریزی اور اردو میں خطاب کیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں الٰہی بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ اور خاص طور پر اُن بھاری ذمہ داریوں کا ذکر کیا جو احباب جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔

شرائط بیعت زبانی یاد کرنے پر اسناد کی تقسیم اور اختتامی خطاب

تقریب کے آخر میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دس شرائط بیعت زبانی یاد کرنے پر 15 احباب میں اسناد خوشنودی تقسیم کیں، جب کہ 80 لجنات کے لئے اسناد لجنہ ہال میں بھجوائی گئیں۔

مکرم مولانا صاحب موصوف کے اختتامی خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب نو بجے شب ختم ہوئی جس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اِس جلسہ کی حاضری کا اندازہ 800 لگایا گیا۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

مالی قربانی کی اہمیت

مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

(سورۃ البقرۃ 262:2)

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اسلامی تعلیم میں زکوۃ اور صدقات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں مومنوں کی بنیادی صفت ہی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ 4:2)

ترجمہ: جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ:

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج (سورۃ محمد 39:47)

ترجمہ: دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پھر تم میں سے وہ بھی ہے جو بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو بخل سے کام لیتا ہے تو وہ یقیناً اپنے ہی نفس کے خلاف بخل کرتا ہے۔ اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔

پھر اسی آیت میں اللہ تعالیٰ ان بخل کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ○ع (سورۃ محمد 39:47)

ترجمہ: اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوا ایک متبادل قوم لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔

پس انفاق فی سبیل اللہ کے بارہ میں تو قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی اور مالک ہے۔ اس کے پاس بے شمار خزانے ہیں۔ اسے اموال کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور انسان ہی ہے جو فقیر اور محتاج ہے۔

پس اگر کوئی شخص یہ سب کچھ جانتے ہوئے اور استطاعت رکھنے کے باوجود بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کرے تو یہ اللہ کو ناراض کرنے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

اور جہاں تک اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا، وہاں اس کے آداب بھی سکھادئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ آل عمران 93:3)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 6 جنوری 2012ء میں فرمایا:

"جس مال یا چیز سے تمہیں محبت ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تب یہ بڑی نیکی ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس نیکی کا بدلہ دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی جاتی ہے۔ لیکن بہترین جزا اُس وقت ملتی ہے جب بہترین چیز اُس کی راہ میں قربان کی جائے۔ یا خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ پسند ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کے حصول کے لئے وہ اپنی پسندیدہ ترین اور محبوب ترین چیز بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے سے گریز نہیں کرتا۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 جنوری 212ء، صفحہ 5)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نصِ صریح ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (سورۃ آل عمران 93:3)۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے، اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔" (ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 47)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین نمونہ دکھائی دیتا ہے۔ پس اس ضمن میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق عین قرآن شریف کے مطابق تھے۔ پس وہ تمام امور اور احکام جو انفاق فی سبیل اللہ کے بارہ میں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسن رنگ میں عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ اموال خرچ کرنے کا بہترین نمونہ قائم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی اور فراخی کے دونوں زمانے دیکھے اور ان دونوں زمانوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عارضی دنیا کے اموال کی طرف کبھی رغبت نہ ہوئی۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری ذبح کروائی اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کروایا اور بعد میں دریافت کیا کہ کیا اس گوشت میں سے کچھ بچا ہے؟ اس پر گھر والوں نے جواب دیا کہ سارا تقسیم کر دیا گیا ہے، اپنے لئے تھوڑا سا بچا ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تقسیم کر دیا دراصل وہ بچ گیا ہے یعنی اس کا اجر محفوظ ہوگیا اور جو بچ گیا ہے سمجھو کہ یہ ضائع ہوگیا۔

پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے پاس دولت نہ ہو تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں کہ اگر میرے پاس دولت ہوتی تو میں خدا کی راہ میں بہت خرچ کرتا اور جب دولت آجاتی ہے تو مالی قربانیوں سے دریغ کرتے ہیں اور بخل سے کام لیتے ہیں۔

اسی طرح حدیث میں ایک طویل واقعہ درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر

ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دولت سے نوازے۔ اس پر آپؐ سے فرمایا کہ تھوڑے مال پر شکر ادا کرنا زیادہ مال پر شکر ادا کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ دوسری دفعہ اور پھر تیسری دفعہ حاضر ہوا اور مال و دولت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور کہا کہ میں خُدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں مالدار ہو گیا تو ہر حق دار کا حق ادا کروں گا۔

آپؐ نے اس کے اصرار کرنے پر دعا کی اور وہ اتنا مالدار ہو گیا کہ صحابہؓ کا بیان ہے کہ اس کے مال و مویشی سے ایک وادی بھر جاتی تھی۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیاتِ صدقات نازل فرمائیں تو آپؐ کی طرف سے ایک شخص اس کے پاس زکوٰۃ لینے کے لئے گیا۔ مگر اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں سوچ کر بتاؤں گا اور یہ بھی کہا کہ یہ تو جزیہ یا اس سے ملتا ہوا ٹیکس ہے۔

آخر کار محصل نے آنحضرت ﷺ کو آکر اس کے جواب سے مطلع کیا۔ آپؐ نے افسوس کا اظہار فرمایا۔

اسی تسلسل میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ (سورۃ توبہ 9:75-76)

ترجمہ: اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے کچھ عطا کرے تو ہم ضرور صدقات دیں گے اور ہم ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس جب اس نے اپنے فضل سے انہیں عطا کیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) پھر گئے اس حال میں کہ وہ اعراض کرنے والے تھے۔

بعد میں جب اسے پتہ چلا کہ آنحضرت نے اس پر اظہارِ افسوس کیا ہے اور اس کے متعلق قرآنی آیات بھی نازل ہوئیں ہیں تو وہ پچھتایا اور صدقات لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ لینے سے منع کیا ہے اس لئے میں قبول نہیں کر سکتا۔ اور وہ روتا ہوا اور اپنی بدبختی پر اظہارِ افسوس کرتا ہوا واپس لوٹ گیا۔

اسی طرح وہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں صدقات لے کر حاضر ہوا لیکن آپؓ نے فرمایا لے جاؤ، جسے آنحضرت ﷺ نے قبول نہیں کیا، میں اسے کیسے قبول کر سکتا ہوں۔

پھر یہ حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بھی صدقات لے کر حاضر ہوتا رہا لیکن ان دونوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور آخر کار یہ ناکام و نامراد ہو کر فوت ہو گیا۔

(ماخوذ از حدیقۃ الصالحین۔ زکوٰۃ اور اس کی اہمیت، صفحہ 324 - 330)

پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کر کے ایک کے بدلے کم از کم سات سو گنا زیادہ پائے گا اور یہ جہان ختم ہو جائے گا مگر اگلا جہان ختم ہونے والا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''وہ شخص جو اس دنیا میں خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دریغ کرتا ہے، مال اس کے کام نہیں آئے گا۔ جب دفن کر کے آئیں گے تو خزانہ بھی اس کے ساتھ دفن نہیں کریں گے۔ اور اگر ایسا کر بھی دیں تو اسے اگلے جہان میں اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ اور اگر اگلے جہان میں کچھ کام آئے گا تو وہی آئے گا جو اس دنیا میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا۔''

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 5، مورخہ 10 اگست 1917ء صفحہ 539)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت صاحبؑ نے ایک کام شروع کیا ہے اس کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپ نے براہینِ احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا ہے کہ ہم نے جو دینی اور تبلیغی کام شروع کئے ہیں ہماری جماعت کا فرض ہے کہ چندوں سے اس کی مدد کرے۔ کیوں اس لئے کہ آپ کے وقت میں بڑی خدمت روپیہ کا خرچ کرنا ہی ہے۔''

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 5، مورخہ 10 اگست 1917ء صفحہ 536)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندوں کے متعلق لکھا کہ جو شخص تین مہینے تک چندہ نہ دے، وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ حضورِ اقدس کے اس ارشاد کی روشنی میں ہمارا کیا مقام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اب فضل کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ جس قدر خرچ کر سکتے ہو کر دو ورنہ وقت آئے گا کہ لوگ خرچ کرنا چاہیں گے مگر ان کے لئے خرچ کا موقع نہیں ہوگا۔ ابتداء ہی انعام کا موقع ہوتا ہے۔ آج تو ہم دین کے لئے مانگنے جاتے ہیں، پھر لوگ دینے آئیں گے مگر لینے والوں کو ضرورت نہ ہوگی۔''

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 5، مورخہ 10 اگست 1917ء صفحہ 539-540)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہماری کمزوریاں دور فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ اللھم آمین!

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں سے ہیں۔ چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جاری فرمائی ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں جلسہ سالانہ بیس، اکیس اور بائیس جون 2014ء کو ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کی سہولت کے لئے جلسہ گاہ میں چندہ جات کی وصولی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر احباب جماعت اپنے حساب کتاب کی جانچ پڑتال بھی کر سکتے ہیں براہ کرم اس سلسلہ میں شعبہ مال کے کارکنان سے تعاون فرمائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہو چکا ہے اور ہمارا 38 واں جلسہ سالانہ مورخہ 20-22 جون 2014ء کو ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔

بعض دوستوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا۔

یہ وہ بابرکت چندہ ہے جسے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے خود مقرر فرمایا تھا۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ، لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/20 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ ''چندہ جلسہ سالانہ'' ادا کرنا ہوتا ہے۔

اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جلسہ سالانہ

مہمان نوازی اور خدمت کا نادر موقع

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مہمان نوازی اخلاق حسنہ میں سے ایک اعلیٰ خلق ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا اسوۂ حسنہ آپ کے اس اخلاق کریمہ سے معمور ہے اور اسی طرح آپ کے مطیع اور غلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارکہ مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات سے مزیّن ہے۔ ہمیں بھی اسوۂ حسنہ رسول کریم ﷺ کے اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے، خاص طور پر مہمان نوازی کے اعلیٰ خلق سے، بھرپور استفادہ کرنا چاہئے اور اس کے لئے جلسہ سالانہ کی تقریب ایک نادر موقع ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا 38واں جلسہ سالانہ بیس، اکیس اور بائیس جون 2014ء کو انٹرنیشنل سینٹر میں منعقد ہو رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر معمولی تعداد میں آنے والے مہمانوں کے لئے رہائش کا انتظام ٹورانٹو کی جماعتوں میں کیا جاتا ہے اور یہ معزز مہمان دراصل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ان بابرکت ایام میں ان کی مہمان نوازی اور خدمت کا موقع ملتا ہے۔ ان معزز اور الٰہی مہمانوں کا اپنے گھروں میں ٹھہرانا جہاں ذاتی تعلقات کے لئے باعث برکت ہے وہاں روحانی تعلقات کے لئے بھی ایک بہت بڑا وسیلہ ہیں۔ اس لئے اس مہمان نوازی اور خدمت کو معمولی مت سمجھیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا انعام اور فضل ہے اور اس کی دل و جان سے قدر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ کہ تو اپنے مکان کو وسیع کرلے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی ایک منشاء یہ تھی کہ تیرے پاس لوگ زمین کے کناروں سے جوق در جوق آئیں گے اس لئے تیرے ماننے والے اپنے دلوں اور مکانوں کو وسیع سے وسیع تر کریں اور بڑی خندہ پیشانی سے مسیح پاک علیہ السلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہیں اور ان کی مہمان نوازی اور خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں۔

احباب جماعت ٹورانٹو سے درخواست ہے کہ اس نادر موقع پر اپنے دلوں کو وسیع کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مہمانوں کے لئے اپنے گھروں کو پیش کریں اور اس خدمت اور سعادت کے لئے اسوۂ حسنہ رسول کریم ﷺ اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش نظر رکھیں۔

براہ کرم اپنے گھروں میں مہمانوں کی رہائش کی پیش کش کے لئے جلسہ سالانہ کے انتظامیہ اور اپنے کے حلقہ کے صدر صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مہمان نوازی کے اعلیٰ خلق کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

مکرم شیخ مبشر احمد صاحب

ناظم رہائش جلسہ سالانہ

Cell : 416-305-7756

مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی جملہ ضروریات کا فکرمندی اور تعہد سے خیال رکھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”بعض اوقات مہمانوں کو ایک چیز چاہئیے مگر وہ نہیں ملتی تو یہ غم میری روح کو کھا جاتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 455)

ایک نصیحت ایک تنبیہہ

حضرت سیدہ اُم داؤد صاحبہؓ نے کارکنات کو مہمان نوازی کے لئے ایک خصوصی نصیحت فرمائی:

”یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک لمبے عرصے سے ہم جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کرتے چلے آئے ہیں مجھے وہ دن بھی یاد ہے جب کہ قادیان میں حضرت اماں جانؓ کے مکان کے نچلے حصے میں صرف چند ایک مہمانوں کے سامنے دسترخوان بچھا کر اور قطاریں بنوا کر کھانا کھلوایا کرتے تھے لیکن اب وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہزار ہا کی گنتی میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے اس کام کے لئے ہمیں نوازا۔ ورنہ دنیا میں کروڑوں کروڑ مخلوق بھری پڑی ہے۔ ہم نہ ہوتے تو کوئی اور لوگ اس کام کو سرانجام دینے والے ہوتے۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ کام کو نیک نیتی اور اخلاص سے کریں۔ کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ ہو کر رہے گا لیکن اگر ہماری نیتوں میں اخلاص نہ ہوگا اور ہم اس کام کو آئندہ بہتر بنانے کی کوشش نہ کریں گی تو ہم ثواب سے محروم ہو جائیں گی۔“

(تاریخ لجنہ، جلد دوم، صفحہ 296)

خدمت کا انمول موقع

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا 38واں جلسہ سالانہ مورخہ بیس، اکیس اور بائیس جون 2014ء کو انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں منعقد ہو رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے وسیع ترین انتظامات کے لئے غیر معمولی تعداد میں رضا کاروں کی ضرورت ہے اس لئے اس خدمت کو معمولی مت سمجھیں۔ یہ سعادت بڑی برکتوں والی ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔

پس ہماری آپ سے درخواست ہے کہ ان بابرکت ایّام کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(افسر جلسہ سالانہ)

درج ذیل شعبہ جات میں رضا کاروں کی ضرورت ہے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ درج ذیل افسران سے رابطہ کریں۔

☆ مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب

نائب افسر جلسہ سالانہ

لنگرخانہ

Cell : 416-903-0175

☆ مکرم میاں ندیم محمود صاحب

نائب افسر جلسہ سالانہ

صفائی

Cell: 416-616-7925

☆ مکرم وسیم طاہر چوہدری صاحب

ناظم ٹرانسپورٹ

Cell : 416-822-8629

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

ٹورانٹو اور اُس کے گردونواح کی سرگرمیاں

22 اور 23 مارچ 2014ء کا اختتام ہفتہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے روحانی وسماجی اعتبار سے انتہائی اہم اور مصروف موقع تھا۔دنیا کی تمام جماعتوں کی طرح ٹورانٹو اور اُس کے گردونواح کی جماعتیں تجدید عہد بیعت کے فریضہ میں مصروف تھیں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے بشارت پا کر 125 سال پہلے 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ شہر میں اپنے عشاق کے ہمراہ ڈالی تھی۔

صرف مسجد بیت الاسلام میں اختتام ہفتہ پر تین الگ الگ جماعتوں نے اپنے جلسے منعقد کئے۔اِس کے علاوہ مسس ساگا ،مارکھم اور دیگر جماعتوں کے احباب وخواتین نے اپنی مساجد اور مراکز نماز میں جمع ہو کر اُن فیوض و برکات کا شکر ادا کیا جو احمدیت سے وابستگی کے طفیل اُنہیں نصیب ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ پیس ولیج کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ

پیس ولیج جماعت نے جلسہ یوم مسیح موعود 22 مارچ 2014ء بروز ہفتہ شام سات بجے منعقد کیا۔مسجد بیت الاسلام کے مرکزی ہال کو روایتی شان سے سجایا گیا تھا۔دیواروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر شوکت الہامات ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جلال اور جمال کو ایک نئی شان سے پیش کر رہے تھے۔اسٹیج پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ہمراہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا، مکرم ملک خالد محمود صاحب مقامی امیر پیس ولیج ، ونگ کمانڈر (ر) مکرم جمیل احمد صاحب صدر حلقہ پیس ولیج ویسٹ اور مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ولیج جماعت تشریف فرما تھے۔

حفظ قرآن سکول کے طالب علم عزیزم رضا الرحمٰن درد نے سورۃ الجمعہ کی ابتدائی چند آیات کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز کیا۔آیات کا انگریزی ترجمہ راغب احمد کھوکھر صاحب نے اور اردو ترجمہ نثار احمد شمس صاحب نے پیش کیا۔

یوم مسیح موعودؑ کا تعارف

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے یوم مسیح موعود کا تعارف کرواتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق میں قرانی آیات پیش کیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یوم مسیح موعود دراصل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بیان کرنے اور اُس کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔قرآن کریم نے تین جگہوں پر اِس انقلاب عظیم کی خوشخبری دی ہے اور اُس کا باقاعدہ اعلان سورۃ الجمعہ کی اُن آیات میں کیا ہے جن کی ابھی تلاوت کی گئی ہے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن شرائط پر اپنے صحابہؓ سے بیعت لی تھی آج ہم اُسی عہد بیعت کو تازہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔آپ نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا کرے جو اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔آمین۔

آپ کے مختصر تعارف کے بعد عائشہ اکیڈمی کی طالبات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے سُنائے۔ ؎

ہے شکرِ ربِّ عزّ وجل خارج از بیان
جس کے کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

اشعار کا انگریزی ترجمہ حفاظت احمد صاحب نے پیش کیا۔

شرائط بیعت انوکھے انداز میں

نظم کے بعد لجنہ ہال کی جانب سے اردو میں دس شرائط بیعت کو دس ناصرات نے ایک ایک کر کے سُنایا۔جس کے بعد دس واقفین نو اطفال نے انگریزی میں دس شرائط بیعت کو ایک ایک کر کے سُنایا۔حاضرین کو شرائط بیعت پیش کرنے کا یہ انداز بہت بھلا لگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق الٰہی

تقریباً آٹھ بجے جلسہ کی پہلی تقریر کے لئے مکرم مولانا نوید احمد منگلا صاحب مشنری تشریف لائے۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق باللہ کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت میں کھو چکے تھے اور اُنہیں دنیا اور اُس کی لذات میں ذرا بھی دلچسپی نہ تھی۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے چند واقعات پیش کئے اور آپؑ کی تحریرات کے اقتباس پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ حضورؑ خدا تعالیٰ سے ایک والہانہ عشق رکھتے تھے اور آپؑ کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے سوا کچھ نہ تھا،آپؑ فرماتے ہیں۔ ؎

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق حبیب ﷺ

جلسہ کی دوسری تقریر ایک وقف نو بچے عزیزم کامران سعید صاحب نے کی۔آپ کی انگریزی تقریر کا موضوع تھا ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق حبیب ﷺ''۔آپ نے سورۃ آل عمران کی آیت 32 کی تلاوت کے بعد بتایا کہ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ اِس آیت قرآنیہ پر عمل کرتے ہوئے صرف کیا۔آپ نے تاریخی حوالوں اور واقعات سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں رسول کریم ﷺ کے لئے بے پناہ عشق اور محبت کا دریا موجزن تھا۔آپؑ اپنے آقا کی عزت وتکریم کے لئے بے قرار ہو جایا کرتے تھے اور اُس کے قیام کے لئے اپنا جان ومال،عزت وآبرو قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بچوں پر شفقت

سوا آٹھ بجے حفظ قران سکول کے عزیزم واصب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بچوں سے شفقت کے موضوع پر تقریر کی اور آپؑ کی بچوں سے محبت کے ایمان افروز واقعات سُنائے۔

یاتون من کل فج عمیق

جلسہ کی آخری تقریر مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا 1882 کا عظیم الشان الہام ”یاتون من کل فج عمیق“ تھا۔ آپ نے اپنے انگریزی اور اردو خطاب کا آغاز سورۃ یونس کی 65-64 کی تلاوت سے کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوش خبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہام کرتا ہے یا کوئی خبر دیتا ہے تو دنیا کی کوئی بڑی سی بڑی طاقت بھی ان کلمات یا الہامات کو بدل نہیں سکتی۔ گویا وہ کلمات اور الہامات اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ درست اور سچے ثابت ہوتے ہیں۔

چنانچہ 1882 کا عظیم الشان الہام ”یاتون من کل فج عمیق“ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے اِس نشان کے ذریعہ یہ وعدہ کیا کہ لوگ دور دور سے چل کر تیری طرف آئیں گے اور وہ راہیں گہری ہو جائیں گی جن پر چل کر وہ آئیں گے۔

وقت کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات دعویٰ سے کہی جاسکتی ہے کہ اتنی زبردست پیش گوئی پر مشتمل الہام سچے نبی کے سوا کسی اور سے ممکن نہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ اور ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ خود حضورؑ کی زندگی میں اور آپؑ کے صحابہؓ کی موجودگی میں یہ نشان حرف بہ حرف پورا ہوتا دیکھا گیا۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے اِس ضمن میں کچھ روایات صحابہؓ بھی بیان کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ایک اقتباس سُنا کر اپنے خطاب کو ختم کیا۔

شرائط بیعت زبانی یاد کرنے کا ایوارڈ

پیس ویلیج جماعت نے کچھ عرصہ سے شرائطِ بیعت زبانی یاد کرنے کے مقابلہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ یہ بڑی خوشکن بات ہے کہ آج کے جلسہ میں 257 خواتین اور 122 مردوں نے یہ ایوارڈ حاصل کئے۔

اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا

تقریباً نو بجے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا۔ اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا اصل مقصد اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا تک پہنچانا تھا، اب ضرورت اِس بات کی ہے کہ شرائط بیعت پر عمل کر کے اپنے عملی نمونہ سے دنیا کو اسلام اور احمدیت کا حسین چہرہ دکھایا جائے۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دُعا کروائی اور نماز مغرب وعشاء کے ساتھ یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔ اس جلسہ میں 1300 مردوزن شامل ہوئے۔

ٹورانٹو جماعت کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ

ٹورانٹو جماعت نے جلسہ یوم مسیح موعود 23 مارچ 2014ء بروز اتوار شام اڑھائی بجے منعقد کیا۔ مسجد بیت الاسلام کے در و دیوار ایک بار پھر یوم مسیح موعودؑ کے جلسہ کے لئے سجا دیئے گئے۔ اِس جلسہ کی صدارت مکرم فرحت ناصر صاحب، مقامی امیر جماعت ٹورانٹو نے کی۔

مکرم نبیل احمد صاحب نے سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز کیا۔ آیات کا انگریزی ترجمہ فرخ رحمان طاہر صاحب نے اور اردو ترجمہ اسد قادر صاحب نے پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”مناجات اور تبلیغ حق“ سے چند اشعار حسان احمد منہاس صاحب نے خوش الحانی سے سُنائے۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

اشعار کا انگریزی ترجمہ انس احمد صاحب نے پیش کیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مولانا نوید احمد منگلا صاحب مشنری کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے عشق کے موضوع پر انگریزی اور اردو میں خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے نہ صرف خود ایک زندہ تعلق قائم کیا بلکہ اپنی جماعت کو بھی خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار اور اس نعمت عظمیٰ سے مالا مال کر دیا۔ اور آج کے لادینیت کے دور میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی نعمت اور انعام زندہ خدا سے تعلق ہی ہے۔

آپ نے کہا کہ تجدید بیعت کے موقع پر ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ ہمارا خدا سے تعلق کس درجہ کا ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ خطبات کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے تعلق باللہ کی اہمیت پر زور دیا۔

مولانا صاحب موصوف کے خطاب کے بعد لجنہ ہال سے ناصرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ در مدح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے چند اشعار اور اُن کا اردو اور انگریزی ترجمہ ترنم سے سُنایا۔

کوئز پروگرام اور ویڈیو کلپ

کاشف بن ارشد صاحب سیکرٹری واقفین نو نے واقفین بچوں کے لئے ایک دلچسپ کوئز پروگرام پیش کیا جس میں بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس پروگرام میں کامیاب بچوں کو انعام پیش کئے گئے۔

جس کے بعد یاسر لطیف صاحب سیکرٹری سمعی و بصری نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالہ سے ایمان افروز ویڈیو کلپس حاضرین کو دکھائیں۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مکرم شفیق محمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ ٹورانٹو جماعت نے بڑے مؤثر انداز میں اردو اور انگریزی میں تقریر کی۔

اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا

اِس بابرکت جلسہ کی آخر میں مکرم فرحت ناصر صاحب مقامی امیر جماعت ٹورانٹو نے حاضرین سے خطاب کیا اور یوم مسیح موعودؑ کے حوالہ سے تمام احباب اور لجنات کو جماعتی ذمہ داریوں کے بارہ میں یاددہانی کروائی۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ تقریباً ساڑھے چار بجے یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس جلسہ میں تقریباً 600 مردوزن شامل ہوئے۔

وان جماعت کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مسجد بیت الاسلام میں یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر تیسرا بڑا جلسہ وان جماعت نے 23 مارچ 2014 کو بعد نماز مغرب وعشاء منعقد کیا جس کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے کی اُن کے ہمراہ اسٹیج پر ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر کینیڈا، مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب، مقامی امیر وان جماعت اور مکرم مولانا اسفند سلیمان صاحب مشنری وان تشریف رکھتے تھے۔

تقریب کا آغاز ساڑھے چھ بجے شام ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ زریاب احمد صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت کی جن کا انگریزی ترجمہ مکرم مونس ابراہیم مجوکہ صاحب اور اردو ترجمہ نوید الاسلام صاحب نے پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار مکرم عمران حفیظ صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سُنائے۔

(باقی صفحہ 21)

مسجد بیت الاسلام میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ جماعت احمدیہ پیس ویلج کی چند جھلکیاں

مسجد بیت الاسلام میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ جماعت احمدیہ ٹورانٹو کی چند جھلکیاں

مسجد بیت الاسلام میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ جماعت احمدیہ وان کی چند جھلکیاں

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ میکائیل جنید

13 مارچ 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف جدید کینیڈا مکرم جنید مسعود ملک صاحب اور محترمہ ڈاکٹر قدسیہ نوشین صاحبہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس بچے کا نام ”میکائیل جنید“ تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم میکائیل سلمہ، مکرم انجنیئر ملک مسعود احمد پرویز صاحب اور محترمہ عائشہ متین صاحبہ، ملٹن کے پوتے اور مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا اور محترمہ شاہدہ نعیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ وڈبرج کے نواسے ہیں۔

ادارہ اس ولادت باسعادت کے موقع پر نومولود کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم میکائیل سلمہ کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

☆ حزقیل بشارت

19 مارچ 2014ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نیشنل سیکرٹری اشاعت سمعی وبصری جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم فرحان زاہد بشارت صاحب اور محترمہ نبیلہ بشارت صاحبہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام ”حزقیل بشارت“ عطا فرمایا۔ یہ بچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم حزقیل سلمہ، مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب اور محترمہ فردوس بشارت صاحبہ، ڈرہم کے پوتے اور مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم اور محترمہ ناصرہ بشیر صاحبہ لاہور کے نواسے ہیں۔

ادارہ اس ولادت باسعادت کے موقع پر نومولود کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم حزقیل سلمہ کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

آمین

7 اپریل 2014ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم عمران عطاء العزیز صاحب و محترمہ اسماء نصیر عزیز صاحبہ، وان ایسٹ کی صاحبزادی عزیزہ ہانیہ عزیز سلمہا نے چار سال دو ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ الحمد للہ۔ ان کی والدہ کو انہیں قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ عزیزہ ہانیہ عزیز سلمہا کو قرآن کریم سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شادی خانہ آبادی

17 اپریل 2014ء مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم محمد عبد العلیم صاحب کی صاحبزادی محترمہ زینب علیم صاحبہ کے نکاح اعلان مکرم آفتاب احمد صاحب ابن مکرم نسیم احمد یوسفی صاحب، پیس ولیج سینٹر بعوض بیس ہزار ڈالر مہر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے فرمایا۔

18 اپریل 2014ء بیلہ بنکوٹ ہال میں محترم محمد عبد العلیم صاحب و محترمہ فردوس بشیر صاحبہ نے اپنی صاحبزادی محترمہ زینب علیم صاحبہ کی رخصتی کی تقریب کا اہتمام کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اگلے روز 19 اپریل 2014ء کو اسی ہال میں مکرم نسیم احمد یوسفی صاحب و محترمہ شمیم اختر صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم آفتاب احمد صاحب، پیس ولیج سینٹر کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ محترم امیر صاحب نے ہی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اور دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مکرم نسیم احمد یوسفی صاحب، بیت الاسلام مشن ہاؤس کے ہمہ جہتی نہایت مخلص اور محنتی کارکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے کاموں کے لئے ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔

ادارہ اس خوشی کے موقع پر مکرم یوسفی صاحب اور ان کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ ملک محبوب جان صاحبہ

12 اپریل 2014ء کو مکرمہ ملک محبوب جان صاحبہ پیس ولیج جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری نے 14 اپریل 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب نے ہی 15 اپریل 2014ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں مکرمہ زاہدہ ملک صاحبہ اور مکرمہ شاہدہ اکرام صاحبہ پیس ولیج جماعت اور تین بیٹے مکرم محمد عابد ملک صاحب شارجہ، مکرم محمد مظہر ملک صاحب جرمنی اور مکرم محمد یاسین ملک صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم لطیف احمد بھٹی صاحب

14 اپریل 2014ء کو مکرم لطیف احمد بھٹی صاحب سکاربرو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری نے 15 اپریل 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 16 اپریل 2014ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو اہلیہ مکرمہ نصرت جہاں بھٹی صاحبہ اور مکرمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ سکاربرو اور چار بیٹے مکرم فہد احمد بھٹی صاحب، مکرم سعد احمد بھٹی صاحب، مکرم حافظ مصور احمد صاحب سکاربرو اور مکرم مبشر احمد بدر صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا اور دو بیٹیاں مکرمہ آمنہ کنول بھٹی صاحبہ سکاربرو اور مکرمہ منصورہ نصیر صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبشر خالد صاحب، مینیجر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ماموں تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم جمال محمد طیب صاحب

16 اپریل 2014ء کو مکرم جمال محمد طیب صاحب برمپٹن پیل ویلیج 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

18 اپریل 2014ء کو مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

19 اپریل 2014ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے برمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ عقیلہ جمال صاحبہ برامپٹن پیل ویلیج کے علاوہ ایک بیٹا مکرم انجم جمال صاحب ڈرہم جماعت اور دو بیٹیاں مکرمہ شہناز ہاشمی صاحبہ برمپٹن پیل ویلیج اور مکرمہ رعنا خاں صاحبہ نیو مارکیٹ جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب

20 اپریل 2014ء کو مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے 21 اپریل 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب کا خصوصیت سے ذکر خیر فرمایا۔ آپ نے کہا کہ آپ کی تین خوبیاں بہت نمایاں تھیں۔ اول یہ کہ مرحوم نے ابتدائی زمانہ میں جب کہ لنگر خانہ کے ذرائع ووسائل بہت ہی محدود تھے اور خاص طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر شدید گرمی میں بڑے اخلاص کے ساتھ ایک لمبا عرصہ تک غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ دوسرا خلیفۃ المسیح کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت کا تعلق تھا۔ تیسرا ان کے ذاتی کتب خانہ میں متعدد ضروری اور اہم کتب موجود ہوتی تھیں۔ کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تبرکات سے اپنے خاص خاص دوستوں کو نوازا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنا تمام قیمتی اور علمی خزانہ یعنی ذاتی کتب خانہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی لائبریری کو پیش کردیا جس سے اساتذہ کرام اور طلباء فائدہ اٹھا رہے ہیں جو ایک قسم کا صدقہ جاریہ ہے۔

یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ احباب جماعت کی سہولت کے لئے سٹی آف مسس ساگا کی اجازت اور منظوری سے بیت الحمد میں احمدیہ فیونرل ہوم کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جہاں 21 اپریل 2014ء کو مکرم میاں محمد سلیم صاحب نے مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب کی نعش کو پہلا غسل دیا۔

اس ذکر خیر کے بعد محترم امیر صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

اگلے روز 22 اپریل 2014ء کو محترم امیر صاحب نے ہی نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ کام کاج کے دن کے باوجود تدفین میں بھی بہت سے احباب نے شمولیت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس اور دو بیٹے مکرم منظور حسین صاحب برمپٹن جماعت اور مکرم مقبول حسین صاحب ویسٹن ساؤتھ جماعت اور دو بیٹیاں مکرمہ عطیۃ الوہاب صاحبہ اور مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ برمپٹن جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ مرحوم کے اخلاص اور گراں قدر خدمات کے پیش نظر ان کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔

☆ محترمہ شمیم اختر صاحبہ

18 مئی 2014ء کو محترمہ شمیم اختر جان صاحبہ سکاربرو جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 19 مئی 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

مکرم امیر صاحب نے ہی 20 مئی 2014ء کو برمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں سات بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم فرحت ناصر صاحب امیر مقامی ٹورانٹو کی والدہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم محمود احمد صاحب

20 مئی 2014ء کو مکرم محمود احمد صاحب برمپٹن سینٹر 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 21 مئی 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر نے 22 مئی 2014ء کو برمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

جنازہ اور تدفین کے مواقع پر کثرت سے دوستوں نے شمولیت کی اور لندن یوکے اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزہ واقارب نے بھی شرکت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ مریم عابدہ محمود صاحبہ اور دو بیٹے مکرم عابد محمود صاحب اور مکرم جمشید حامد محمود صاحب، Travelwide Servives Mississauga اور تین بیٹیاں مکرمہ فرحت ناہید محمود صاحبہ، ریگسڈیل جماعت، امریکہ میں مکرمہ رفعت محمود صاحبہ، مکرمہ عصمت راجہ محمود صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولانا شاہ رخ رضوان عابد صاحب، مشنری کے دادا تھے۔

نماز جنازہ غائب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 25 مارچ 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ

28 مارچ 2014ء کو مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ، مکرم کرنل راجہ محمد اسلم صاحب ملٹن جماعت کی اہلیہ تھیں۔

☆ مکرمہ نصرت بلقیس صاحبہ

31 مارچ 2014ء کو مکرمہ نصرت بلقیس صاحبہ جرمنی میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند مکرم رائے قمر احمد صاحب، ایک بیٹا مکرم رائے عبدالجلیل صاحب اور ایک بیٹی محترمہ مطہرہ ندرت صاحبہ اہلیہ مکرم احمد محمود عزیز صاحب، پیس ویلیج سینٹر یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ محترمہ خالدہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب صدر حلقہ پیس ویلیج سینٹر کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ

8 اپریل 2014ء کو مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری

صلاح الدین صاحب مرحوم مینیجر محمد آباد سٹیٹ سندھ کراچی 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم چوہدری فلاح الدین عارف صاحب بریمپٹن پیل ویلیج کی والدہ محترمہ تھیں۔

☆ مکرم محمد دین صاحب

15 اپریل 2014ء کو مکرم محمد دین صاحب کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم محمد شریف صاحب External Auditor جماعت احمدیہ کینیڈا کے والد محترم تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ عزیزہ لبینہ فاتح الدین

16 اپریل 2014ء کو عزیزہ لبینہ فاتح الدین بنت ڈاکٹر فاتح الدین صاحب، واقف زندگی احمدیہ ہسپتال بینین (افریقہ) میں 4 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ، مکرمہ فہمیدہ مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم عابد محمود کاہلوں صاحب رضا کار مشن ہاؤس ٹورانٹو کی بھانجی تھی۔

ادارہ اس معصوم بچی کی وفات کے موقع پر ان کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور نعم البدل کے لئے دعا گو ہے۔

☆ مکرم چوہدری نوید احمد بٹر صاحب

20 اپریل 2014ء کو مکرم چوہدری نوید احمد بٹر صاحب یوکے میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ، ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ محترمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اقبال احمد گوندل صاحب کی میپل جماعت کے بھائی اور، مکرم سہیل احمد صاحب پیس ویلیج کے چچا تھے۔

☆ مکرم محمد عامل بدر صاحب

8 مارچ 2014ء کو مکرم محمد عامل بدر صاحب آف سرگودھا ابن مکرم مولوی محمد عارف صاحب مرحوم 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 مارچ 2014ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں نماز ظہر سے قبل محترمہ شفیقہ خانم صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مکرم محمد عامل بدر صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم کو جماعت سرگودھا میں اسسٹنٹ سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ تقسیم ہند کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ آپ کا وقف قائم ہے۔ آپ کو اپنا کام کرنے کی اجازت ہے۔ جماعت کو جب ضرورت ہوگی واپس بلا لے گی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ درجنوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کرتے تا کہ انہیں بھی مالی قربانی کی عادت پڑے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیرت کے واقعات بتاتے۔ خلافت سے بڑی محبت اور گہری وابستگی تھی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ 1984ء میں آپ کا کاروبار بند ہوگیا تو اخبار الفضل کے ایجنٹ کے طور پر بھی گھر گھر جا کر اخبار پہنچاتے۔ اس وجہ سے آپ پر C-298 کے تحت 7 مقدمات بھی قائم ہوئے۔ متعدد بار مخالفین احمدیت نے آپ کو زدوکوب کیا۔ آپ کئی بار اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ایک صاحبزادے مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مشنری جی ٹی اے، کینیڈا اور آپ کے پوتے مکرم مولانا آصف احمد عارف صاحب مربی سلسلہ فجی کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 9 مئی 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم نیاز احمد خاں صاحب

27 اپریل 2014ء کو مکرم نیاز احمد خاں صاحب امریکہ میں 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی تدفین شکاگو میں 30 اپریل کو ہوئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم قیصر سلیم صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم مرزا زاہد بیگ صاحب اور مکرمہ راشدہ حق صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس، مکرمہ شمیم عالم صاحبہ، ملٹن، مکرمہ عذرا جنود صاحبہ صدر لجنہ ویسٹرن نارتھ ایسٹ کے ماموں تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم عبدالغنی صاحب

یکم مئی 2014ء کو مکرم عبدالغنی صاحب ربوہ میں 99 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم محمد لطیف صاحب پیس ویلیج ویسٹ کے ماموں تھے۔

☆ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ

6 مئی 2014ء کو مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بقاء الدین صاحب مرحوم وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ، مکرم ملک ضیاء الدین صاحب پیس ویلیج ساؤتھ اور مکرم علیم الدین ملک صاحب وان ساؤتھ کی والدہ محترمہ تھیں۔

☆ مکرم عطاء محمد جوئیہ صاحب

2 مئی 2014ء کو مکرم عطا محمد جوئیہ صاحب سرگودھا میں 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم، مکرمہ خالدہ نصر اللہ جوئیہ صاحبہ میپل جماعت کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم ملک محمود احمد صاحب

یکم مئی 2014ء کو مکرم ملک محمود احمد صاحب لندن (یوکے) میں 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم، مکرم خالد محمود ملک صاحب مقامی امیر پیس ویلیج کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین